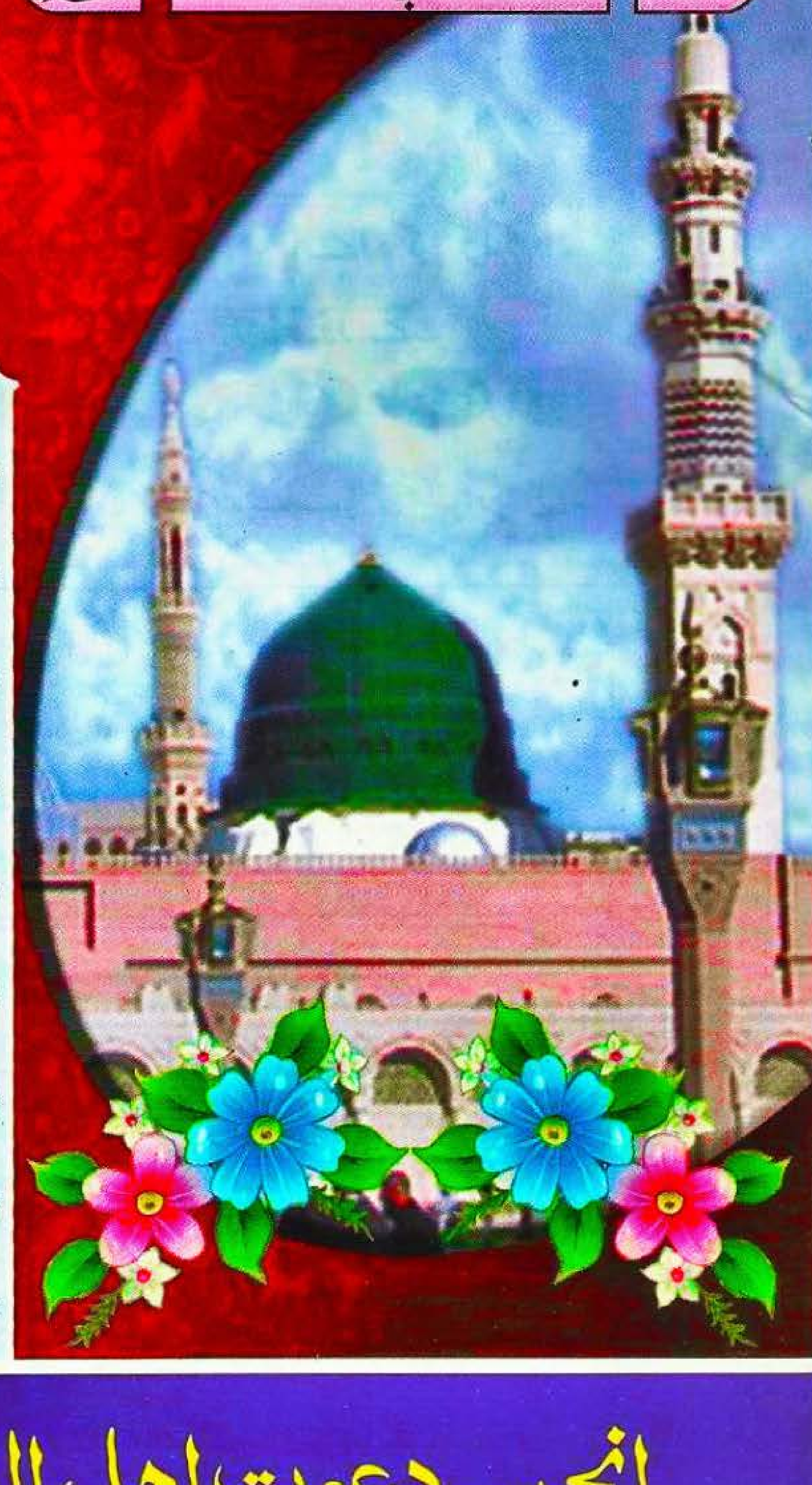
مسلک اہل السنّت والجماعت کا ترجمان

دو ماہی مجلّہ نورِ سنّت کراچی

آنکھیں اب رشک طور رہتی ہیں یعنی محو حضور رہتی ہیں
نور سنت ہے جن کی قسمت میں بدعتیں ان سے دور رہتی ہیں

مدیر
علامہ محمد معاویہ قادری

جلد 1 | کتابی سلسلہ | شمارہ 5



- احمد رضا خان کے باغی بریلوی
- پیرانِ پیر کا مسلک اور بریلوی مسلک
- مناظرہ شجاع آباد، بریلوی مناظر کا فرار
- آئینہ کیوں نہ دکھاؤں؟؟؟
- بدعت کی پہچان
- ۲۲ رجب کے کونڈے اور بریلوی علماء
- گستاخ کا چہرہ
- گھر پیر کا بجلی کے چراغوں سے ہے روشن
- ملفوظات اعلیٰ حضرت کا جائزہ
- خدارا!!! حاجیوں کو تو معاف کر دیتے

انجمن دعوت اہل السنّة والجماعة

دو ماہی

کراچی

مجلہ نورِ سنّت

مسلک اہل السنّت والجماعت کا ترجمان

شمارہ نمبر 5

بیاد

فاتح بریلویت حضرت مولانا محمد منظور نعمانی رحمۃ اللہ علیہ

بدعا

امام اہل سنت حضرت مولانا سرفراز خان صفدر رحمۃ اللہ علیہ

بطرز

قاری عبدالرشید رحمۃ اللہ علیہ

قیمت فی شمارہ -/25

سالانہ زرتعاون -/180

نورِ سنت انٹرنیٹ پر پڑھیے:

www.nooresunnat.tk

www.noresunnat.weebly.com

اہل السنۃ کا نمائندہ چینل یوٹیوب پر دیکھیے:

Youtube/rahesunnat

ای میل ایڈریس:

nooresunnat_mujallah@gmail.com

رسالہ مستقل لگانے کے لیے رابطہ کریں 0312-5860955

ناشر انجمن دعوۃ اہل السنۃ والجماعۃ

فہرست

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قول قلندر

اداریہ

حامد سعید کاظمی کو کڑی سزا دی جائے

کسی غریب کو کچھ دے نہیں سکتے تو جس کچھ اس غریب کے پاس ہے وہ بھی چھین لو بریلوی رضاخانی قوم نے ملک پاکستان کے بنانے میں تو کوئی کردار ادا نہیں کر سکے بلکہ الٹا بانیان پاکستان کی تکفیر وتفسیق کرتے رہے۔ اور تجانب اہلسنت، مسلم لیگ کی زریں بخیہ دری، قہر القادر۔ الجوابات السنیہ لکھ کر ان کے رستے میں روڑے اٹکاتے رہے۔ لیکن دوسری جانب اس ملک کے مسلمانوں کی غیرت ایمانی پر ڈاکہ ڈالنے اور ان کو عبادات سے روکنے جیسی سرگرمیوں میں ملوث نکلے۔ پاکستان کے سابق وفاقی وزیر برائے مذہبی امور مولوی حامد سعید کاظمی جو کہ بریلوی مکتبہ فکر کے غزالی دوراں، رازی زماں مولوی احمد سعید کاظمی کے بیٹے اور جب تک یہ وزیر رہے بریلوی بڑے فخر سے کہتے رہے کہ ہمارا مسلکی مولوی بہت بڑے عہدے پر فائز ہے اور اب عنقریب یہ ملک رضاخانی سٹیٹ بن جائے گا۔

لیکن وائے ناکامی ملک کی تقدیر بدلنے کے یہ خواب دیکھنے والوں کے منہ پر کیسے زوردار طمانچہ اس وزیر صاحب نے رسید کیا کہ کہ ۲۰۱۰ میں مکہ مکرمہ میں حجاج کرام اور اللہ تعالی کے مہمانوں کیلئے عمارتوں کے حصول میں ۱۸ملین روپے کمیشن لئے ۷۰۴۸ عازمین حج کی قرعہ اندازی روکی اور ۳۵۳۵ عازمین حج کو حج جیسے مقدس فریضے سے روکے رکھا اور ملک پاکستان (جو کہ پہلے ہی خستہ حالی کا شکار ہے) کو ۲۰ کروڑ روپے کا نقصان پہنچایا۔ اور حاجیوں کیلئے رہائش مکہ سے کافی دور حاصل کی گئی۔ باوجود اس کے ہر پاکستانی حاجی سے کم از کم ۳۰ ہزار روپے اضافی رقم وصول کی گئی اسپیشل جج سینٹرل میاں خالد بشیر نے ملزمان کو ان پر لگائے جانے والے الزامات پڑھ کر سناتے ہوئے تینوں ملزمان (حامد کاظمی، شکیل احمد، آفتاب الاسلام) پر فرد جرم عائد کردی۔ (یہ خبر ۳۱ مئی کے تمام اخبارات جنگ، امت، ایکسپریس، جسارت میں مین سرخیوں میں شائع ہوئی)

ہم حکومت پاکستان سے گزارش کرتے ہیں کہ جو لوگ مکہ و مدینہ میں نبی ﷺ کی قبر شریف کے خدمت گاروں کو مسلمان نہیں سمجھتے اور حج کے فریضے کو منسوخ سمجھتے ہیں ان کو حج جیسے اہم امور سونپ کر اس فریضہ کی تضحیک کرنے کا موقع کیوں دیا جارہا ہے؟ ہم امید کرتے ہیں کہ عدالت عالیہ ان حج کرپشن میں ملوث افراد کو کڑی سے کڑی سزا دینگے تاکہ آنے والوں کیلئے یہ عبرت بن جائے۔

احمد رضا خان کے باغی بریلوی

(آخری قسط)

کھے مناظر اسلام ابو عبداللہ الحنفی

حضور کی قسم کھانا بے ادبی ہے:

احمد رضا خان کا قول دیکھیے:

عرض: حضور کی قسم کھانا جائز ہے؟

ارشاد: نہیں

عرض: کیوں کیا بے ادبی ہے؟

ارشاد: ہاں۔ (ملفوظات ص ۲۱۷ حصہ چہارم، احکام شریعت ص ۲۵۲)

احمد رضا خان کا یہ فتویٰ اس مسئلہ پر کتنا واضح ثبوت ہے کہ حضور ﷺ کی قسم کھانا ناجائز و بے ادبی ہے۔ لیکن اس کے باوجود بھی آج رضا خانی حضرات کی مذہبی خودکشی دیکھیے وہ کسی دھڑلے سے حضور ﷺ کی قسمیں کھاتے ہیں کبھی آپ ﷺ کے چہرے کی قسم کھاتے ہیں۔

کبھی آپ ﷺ کی زلف کی قسم کھاتے ہیں۔

کبھی حضور ﷺ کے شہر کی قسم کھاتے ہیں۔

کیا وہ اپنے احمد رضا خان کے فتوے کی رو سے بے ادبی کے مرتکب نہیں ہو رہے ہیں؟

یہ احمد رضا سے اور اس کے مسلک سے واضح بغاوت آخر کیوں کی جا رہی ہے؟ اپنی نفسانی خواہشوں میں احمد رضا خان کی بات کو تسلیم کر لیتے ہیں لیکن جہاں کچھ اور مقصود ہو وہاں احمد رضا کی بات درخور اعتناء ہی نہیں سمجھتے آخر کیا وجہ ہے؟

اہلسنّت کو کافر نہ کہو:

احمد رضا خان کا واضح فتویٰ دیکھیے

”علمائے محتاطین انھیں کافر نہ کہیں یہی صواب ہے۔۔۔۔۔یہی جواب ہے اور

اسی پر فتویٰ ہوا اور یہی ہمارا مذہب اور اسی پر اعتماد اور اسی میں سلامتی اور اسی میں استقامت''۔ (تمہید ایمان ص ۱۲۵ مکتبہ المدینہ کراچی)

احمد رضا خان کا علماء اہلسنّت والجماعت دیوبند سے متعلق یہ فتویٰ کس قدر صاف اور واضح ہے کہ:

''محتاط علماء انھیں کافر نہ کہیں''

لیکن ادھر رضا خانیوں کا عمل دیکھیں کہ وہ احتیاط اور انصاف کو کیسے تار تار کر رہے ہیں؟ اور کس طرح بے دھڑک ہو کر اہلسنّت کو کافر اور گستاخ وغیرہ کہہ رہے ہیں۔ احمد رضا کے اس فتوے کو رضا خانی کیوں ردّی کی ٹوکری میں پھینک رہے ہیں۔ آخر احمد رضا کے اس مسلک سے بغاوت کر کے رضا خانی خود کو بریلوی اور رضا خانی کہلانے کے حق دار ہیں؟

• اہلسنّت والجماعت دیوبند کے مسلمان ہونے پر احمد رضا کی کیسی واضح تائید ہے اور پھر احمد رضا کے اس فتویٰ پر احمد رضا نے جو مذہب اعتماد سلامتی اور استقامت کی مہر لگائی ہے وہ بھی اہل بدعت کی آنکھیں کھول دینے کے لیے کافی ہے۔

اپنے جلسوں کتابوں اور محافل میں علماء اہلسنّت والجماعت کو کافر گستاخ وہابی کہنے والے رضا خانی احمد رضا کے اس مسلک پر عمل کرتے تو ملک پاکستان مذہبی انتشار اور افتراق سے کتنی آسانی سے نکل سکتا تھا، لیکن اس کی مخالفت کرنے والے اور احمد رضا خان کے فتوے پر توجہ نہ دینے والے رضا خانی اس فرقہ واریت کا اصل سبب بن رہے ہیں۔ اور دوسری جانب احمد رضا خان سے بھی بغاوت کر رہے ہیں۔

شاہ اسماعیل شہیدؒ کو ہم کافر نہیں کہتے:

احمد رضا خان کا فتویٰ ملاحظہ فرمائیں:

عرض: اسماعیل دہلوی کو کیسا سمجھنا چاہیے؟

ارشاد: میرا مسلک یہ ہے کہ وہ یزید کی طرح ہے اگر کوئی کافر کہے منع نہ کریں گے اور خود کہیں گے نہیں۔ (ملفوظات: ص ۱۱۰)

مذکورہ کتاب یعنی ''ملفوظات اعلیٰ حضرت'' احمد رضا کی آخری تصنیف ہے جس میں احمد

رضا خان کا یہ فتویٰ مندرج ہے کہ:

''اسماعیل دہلوی کو ہم کافر نہیں کہیں گے''۔

کیا یہ فتویٰ غلط ہے؟

اگر رضا خانی اس فتویٰ کو غلط نہیں کہتے اور ہرگز نہیں کہتے تو رضا خانی بتائیں کہ پھر کیا وجہ ہے کہ آج تکفیر کی بندوق تانے مسلسل شاہ اسماعیل شہیدؒ پر برس رہے ہیں؟ کیا احمد رضا نے یہ فتویٰ خلاف اسلام دیا ہے؟ اگر نہیں دیا تو پھر اس سے بغاوت کیوں؟ پھر گلی کوچوں اور بازاروں میں یہ بغاوت کر کے وہ خود کو رضا خانی مذہب سے کیوں خارج کر رہے ہیں؟

صرف غیر مسلموں کی خوشنودی کے حصول کے لیے وہ احمد رضا کے اس فتوے کو ٹھکرا کر مسلک اہلسنّت والجماعت پر کیچڑ اچھال رہے ہیں۔

غیر عالم کو وعظ کہنا حرام ہے:

احمد رضا خان کیا لکھتے ہیں۔

عرض: کیا واعظ کا عالم ہونا ضروری ہے؟

ارشاد: غیر عالم کو وعظ کہنا حرام ہے۔ (ملفوظات: ص۱۲)

قارئین! احمد رضا خان کا یہ فتویٰ ہے کہ غیر عالم کو وعظ کہنا حرام ہے۔لیکن ذرا آپ رضا خانی واعظوں اور دعوت اسلامی کے غیر عالم مقرروں سے پوچھیے کہ وہ اس حرام کام میں کتنے ہمہ تن مصروف ہیں اور کتنی محنت اور لگن کے ساتھ احمد رضا کے اس فتوے سے بغاوت کر رہے ہیں، مسجدوں اور بازاروں میں احمد رضا کے اس مسئلہ کی دھجیاں اڑا رہے ہیں، دعوت اسلامی کے نابالغ مبلّغین کی موجودہ صورتحال کو دیکھیے کہ کس طرح مساجد جیسی عبادت کی مقدس جگہوں پر ٹی وی لگا کر الیاس قادری کے جلوے دکھانے کی مذموم سعی لاحاصل کر رہے ہیں، جن سے مسجدوں کا تقدس پامال ہو رہا ہے۔

وعظ و تبلیغ کا یہ نرالا انداز بھی رضا خانیت اور نام نہاد دعوت اسلامی کو غیر اسلامی ثابت کرنے کے لیے کافی ہے مسجدوں کے ساتھ یہ گستاخانہ رویہ اختیار کرنے والے نام نہاد سنی بتائیں کہ اسلام میں اس عمل کی اجازت کہاں ہے؟

کیا وہ اپنے اس طریقے کو اسلامی جامہ پہنا کر اپنے لیے حلال کر چکے ہیں؟
یا مسجد جیسی مقدس سرزمین پر آ کر یہ شراب، حلال ہو چکی ہے؟
کچھ بھی ہو، دعوت اسلامی کے غیر عالم واعظوں اور نابالغ خطیبوں اور ننھے مبلغوں سے کیا کیا شکوے کریں؟

این خانہ ہمہ آفتاب اند

اونچی قبریں بنانا خلاف سنت ہے:

احمد رضا خان لکھتا ہے:

"(قبر کا اونچا بنانا) خلاف سنت ہے میرے والد ماجد میری والدہ ماجدہ اور میرے بھائی کی قبریں دیکھیے ایک بالشت سے اونچی نہ ہوں گی"۔

(تعلیماتِ اعلیٰ حضرت: ص...... ملفوظات: ص ۳۲۸ سوم)

"بلند قبر میں حد شرع ایک بالشت ہے"۔ (شفاء الوالہ: ص ۱۰)

عملاً احمد رضا کے اس فتوے کی مخالفت تو کسی سے ڈھکی چھپی بات نہیں۔ قبروں کو جتنا بلند کیا جاتا ہے وہ اس فتوے کے سراسر خلاف ہے۔

اور رضاخانیون کی اس مسئلے میں احمد رضا خان سے بغاوت بھی ان کے مسلکی خودکشی کی آئینہ دار ہے۔

مزاروں پر مرغ لے جانا:

احمد رضا خان کا مسلک ہے کہ:

"مرغ مزار پر لے جانا نہ چاہیے"۔ فتاویٰ رضویہ: ص ۲۹۵، ج ۲۰)

مزاروں پر چڑھاوے چڑھانے والے رضا خانی حضرات سے گذارش ہے کہ ذرا احمد رضا کا یہ واضح فتویٰ دیکھیے کہ وہ کس طرح اس عمل سے منع کر رہے ہیں اور پھر اپنے گریبان میں جھانکئے کہ آپ کس طرح اس فتوی کی مخالفت کر رہے ہیں۔

نقلی سجادہ نشینوں کے پیٹ کے جہنم کو بھرنے کے لیے اور صاحب مزار کو خوش کرنے کی نیت سے کرنے والے رضا خانی پہلے یہ سوچیں کہ کیا اس عمل کی اجازت احمد رضا خان نے

دی ہے؟

رضا خانیوں کے ہوشیار اور چالاک مولوی بھی احمد رضا کے اس فتویٰ کو عوام کے سامنے نہیں آنے دیتے کہ کہیں یہ آمدنی بند نہ ہو جائے۔ دین رضوی کی دھجیاں بکھرتی ہیں تو سو بار بکھریں، ان کو اس سے کوئی واسطہ سروکار نہیں۔

قبروں پر اگربتی جلانا:

ایک بریلوی لکھتا ہے:

"احمد رضا خان نے اسی طرح قبروں کے اوپر عود یا لوبان جلانے کی سخت ممانعت فرمائی"۔ (تعلیمات اعلیٰ حضرت: ص ۳۴)

احمد رضا خان نے لکھا ہے کہ:

"اگر بتی قبر کے اوپر رکھ کر نہ جلائی جائے کہ اس میں سوءِ ادب اور بد فالی ہے"۔ (فتاویٰ رضویہ: ص ۲۵۲، ج ۹)

قبروں پر عود اور لوبان جلانے، کیوڑے عرق گلاب اور قسم قسم کی عطروں کی نچھاوری کا اگر صحیح مشاہدہ کرنا ہو تو آج کل کے قبرستان پر اہل بدعت کی حرکتوں کو دیکھ لیجئے، کس طرح احمد رضا خان کے اس فتوے کی مخالفت پر کمر کسے بیٹھے ہیں۔

دین رضا خانی کے یہ باغی اپنی ان تمام مخالفتوں کے باوجود خود کو رضا خانی کہتے ہوئے عار محسوس نہیں کرتے۔

جعلی مزارات کی تعظیم جائز نہیں:

"جھوٹا مزار بنانا اور اس کی تعظیم جائز نہیں"۔

(فتاویٰ رضویہ: ص ۴۲۷، جلد ۹)

احمد رضا خان نے لکھا ہے کہ:

"ایسے شخص کی قبر کو ولی کا مزار ٹھہرانا اور مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لیے اس کے یہ اہتمام کرنا اور لوگوں کو وہاں مراد مانگنے کی ترغیب یہ ضرور مکروہ زور ہے"۔ (فتاویٰ رضویہ: ص ۴۲۷، ج ۹)

فلانہ شاہ اور فلانی شاہ کے ایسے درجنوں مزارات ہیں کہ جن کے اوپر صاحب مزار کا اتنا بڑا اور طویل نام لکھا جاتا ہے کہ عوام مرعوب ہو جاتے ہیں اور پھر اس مزار کے حجرے میں ایک ''داڑھی صاف'' سجادہ نشین بٹھا دیا جاتا ہے جو عوام کو اس مزار والے بابا کے بعض خدائی اختیارات سنا کر ان سے نذرانے وصول کرتا ہے۔ نذرانے نہ دینے والوں کو بابا کی بعض جعلی کرامات سے ڈرایا جاتا ہے کہ بابا تمہاری بھینس کو مار دے گا، بچہ مار دے گا۔

بالآخر اس خدا کے نافرمان سجادہ نشین کی دکان بھی چمک جاتی ہے اور پیر صاحب کی مزار بھی ہزاروں جاہلوں کی مست گاہ اور سجدہ ریزی کا مرکز بن جاتا ہے اور یہ سب کچھ کرنے والے بہت بڑے سنی بریلوی ہونے کے دعویدار بھی ہوتے ہیں، ان کا دعویٰ ہوتا ہے۔

ہمچنیں دیگرے نیست

لیکن یہ سب کچھ کر کے بھی ان کے دعویٰ بریلویت پر کوئی آنچ نہیں پڑتی۔

سیاہ خضاب حرام ہے:

احمد رضا نے لکھا ہے کہ:

''صحیح مذہب یہ ہے کہ سیاہ خضاب حالت جہاد کے سوا مطلقاً حرام ہے جس کی حرمت پر احادیث صحیح و معتبرہ ناطق''۔ (مسئلہ سیاہ خضاب: ص ۵)

احمد رضا نے ایک اور جگہ لکھا ہے:

''خضاب سیاہ یا اس کی مثل حرام ہے ...... حدیث میں ہے ...... سیاہ خضاب کافر کا ہے..... حدیث میں ہے کہ..... اللہ دشمن رکھتا ہے بڈھے کوّے کو''۔ الخ (ملفوظات: ص ۲۲۳)

بہت بڑے بڑے خطیب اور مفتی کہلانے والے رضا خانی حضرات کا عمل دیکھیے کہ وہ اس مسئلہ میں احمد رضا خان کی عملی بغاوت کا کس دیدہ دلیری سے مظاہرہ کر رہے ہیں۔ احمد رضا خان سیاہ خضاب کو حالت جہاد کے سواء مطلقاً حرام فرما رہے ہیں اور رضا خانی احمد رضا خان کے اس فتوے کو ٹھکرا کر اپنی من مانی کر رہے ہیں۔

احمد رضا خان اس عمل کے مرتکب بمصداق حدیث کافر کہہ رہے ہیں اور بڈھا کوا بتارہے ہیں، لیکن اس کی بغاوت کا مشاہدہ کیا جاسکتا ہے

محرم اور صفر میں نکاح جائز ہے:

احمد رضا ایک سوال کے جواب میں لکھتے ہیں:

سوال محرم وصفر میں نکاح کرنا منع ہے؟

جواب نکاح کسی مہینے میں منع نہیں یہ غلط مشہور ہے۔

(تعلیمات اعلیٰ حضرت: ص ۱۲۹)

سوال محرم میں کوئی شادی بیاہ نہیں کرتے۔؟

جواب یہ سوگ اور سوگ حرام ہے۔

(فاضل بریلوی اور امور بدعات: ص ۲۱۳)

محرم وصفر میں نکاح کو ناجائز کہنے اور سمجھنے والے بریلوی رضا خانی احمد رضا خان کے اس فتوے کو بغور پڑھیں اور سوچیں کہ کیا وہ اس سوگ میں عملاً شریک نہیں ہورہے؟ اور اس حرام کام کے مرتکب ہورہے ہیں اور احمد رضا کی بغاوت کا ارتکاب کررہے ہیں۔

شیخ المشائخ پیر جیلانیؒ کا مسلک اور بریلوی مسلک

فاتح بریلویت علامہ کاشف رضا قادری

قارئین اہلسنت ! رضا خانی سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے پرلے درجے کے مخالف ہیں صرف پیٹ کے دھندے کیلئے ان سے عقیدت و محبّت کا اظہار کرتے ہیں، اور یہ کہہ دیتے ہیں ان کے ارشاد گرامی قدر کے خلاف مسئلہ بتانا زہر قاتل ہے اور دنیا و آخرت کی خرابی و بربادی ہے (فتاوی رضویہ ج سوم)۔

تو ہم آپ کے سامنے وضاحت سے یہ بات ثابت کردینا چاہتے ہیں کہ حقیقت میں شیخ جیلانی کی بات بات پر یہ لوگ مخالفت کر کے اپنی دنیا و آخرت کو تباہ کر رہے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں

1۔ حضرت شیخ جیلانی لکھتے ہیں ماتم کا رد کرتے ہوئے کہ اگر عاشورہ کے دن قائم کرنا جائز ہوتا تو رسول اللہ ﷺ کے اصحاب اور ان کے تابعین بھی کرتے کیونکہ وہ اس بات کے زیادہ قریب اور زیادہ مستحق تھے۔
(غنیۃ الطالبین ۹۴، ج۲ قدیمی)

ہم بھی یہی کہتے ہیں کہ جتنی بدعات بھی رضا خانی حضرات نے نکالی ہوئی ہیں اگر وہ جائز ہوں ہوتی تو صحابہ کرامؓ اور تابعین ضرور ان کو کرتے جیسے ماتم ان ہستیوں کا نہ کرنا دلیل ممانعت ہے اس طرح تمام بدعات کو ان کا نہ کرنا ممانعت اور ناجائز ہونیکی دلیل ہے جبکہ بریلوی دوست یہ کہہ دیتے ہیں کہ انکار کرنا ہمارے لیے دلیل نہیں کہ ہم بھی نہ کریں کیونکہ ہمارے پاس اعلیٰ حضرت بریلوی کی شخصیت ہے جسکو دیکھ صحابہ کرامؓ کی زیارت کا شوق کم ہو جاتا ہے وہ جو ہمیں کہہ رہے ہیں کہ کرو تم تو ہم ضرور کریں گے۔

2۔ حضرت شیخ لکھتے ہیں کہ پیغمبر ﷺ نے فرمایا

"اپنے دینی کاموں کو فقہاء پر پیش کرو" (غنیۃ الطالبین ص196 ج۲ قدیمی)

یعنی فقہا جو کہ ماہرین شریعت ہیں وہ قرآن و سنت کی روشنی میں تمھیں جو جائز بتائیں

اس پر عمل کرو۔اور جس سے روکیں اس سے رک جاؤ۔کیونکہ فقہا کا کام مسئلہ بتانا ہے بنانا نہیں ہے یہ لوگ قرآن وسنت کی تہہ میں چھپے ہوئے مسئلے نکال کرامت کو دیتے ہیں۔آپ آیئے رضاخانیت کی طرف کہ وہ کیا کہتے ہیں:

(i) مفتی احمد یار خان نعیمی صاحب لکھتے ہیں:

''نماز جنازہ کے بعد دعاء کو فقہاء نے منع کرتے ہیں پھر آگے عبارات بھی نقل کی ہے''۔ (جاءالحق ص280)

(ii) خان صاحب بریلوی لکھتے ہیں:

''فقہانے یہاں تک تصریح فرمائی کہ مسجدوں میں بلند آواز سے ذکر کرنا بھی مکروہ ہے''۔ (شمائم العنبر۔ص125)

مگر آج مساجد کے اندر بلند آواز سے ذکر کرنا بریلویت کا شعار بن چکا ہے۔غرضیکہ جتنی بھی بدعات رضاخانیوں کے پاس ہیں ہر ایک کو کسی نہ کسی فقیہ نے ضرور بدعت قرار دیا ہے تو سرکار طیبہ ﷺ کا فرمان جو سرکار غوث زمان نے نقل کیا ہے اسکو دیکھا جائے تو ان بدعات کو کرنا چاہیے؟

3۔ حضرت شیخ لکھتے ہیں اس شخص کیلئے کہ جو روضہ پاک کے پاس حاضر ہو اور آقا کی خدمت میں صلوۃ وسلام عرض کرنا چاہے وہ کیا کرے۔شیخ لکھتے ہیں:

''منہ شریف قبر کی طرف کرے اور پیٹھ قبلہ کی طرف ہو اور پھر یہ دعا پڑھے السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ (اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراھیم انک حمید مجید)''۔ (غنیۃ ص36ج ا قدیمی)

لو جی پیران پیر تو وہاں بھی درود ابراھیمی پڑھنے کو کہہ رہے ہیں۔جبکہ رضاخانی حضرات تو یہاں بھی درود ابراھیمی سے روکتے ہیں ملاحظہ فرمائیں۔مفتی اقتدار احمد خان نعیمی صاحب لکھتے ہیں:

''درود ابراھیمی صرف نماز میں پڑھ سکتے ہیں نماز کے علاوہ پڑھنا گناہ اور ناجائز ہے''۔ (تفسیر نعیمی ج16 ص110)

آپ ملاحظہ فرمائیں کہ کس قدر حضرت شیخ سے مخالفت وسینہ زوری ہے۔ بریلوی حضرات کا نظریہ ہے کہ خدا تعالیٰ کو حاضر وناظر کہنا بے دینی اور بعض کے نزدیک کفر ہے اور یہ انتہائی برے معنی کا احتمال رکھتا ہے اس لیے اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے لیے استعمال نہیں کرنا چاہیے جبکہ حضرات شیخ لکھتے ہیں۔

"ھذا خطاب لحاضر یا حاضراً عندی الخ"

(مجلس نمبر 25 فتح ربانی)

یہاں شیخ نے اللہ جل شانہ کیلئے حاضر کا لفظ استعمال کیا ہے۔

دوسری جگہ لکھتے ہیں جب نمازی ثنا پڑھے تو جان کہ

"انہ مخاطب من ھو سامع منہ مقبل علیہ ناظر الیہ"

(غنیۃ الطالبین ص 192 ج ۲ قدیمی)

کہ وہ اس ذات سے مخاطب ہے جو اسکی بات سن رہا ہے اور اس کی طرف متوجہ ہے اور اسکو دیکھ رہا ہے۔

قارئین ذی وقار شیخ علیہ الرحمتہ نے یہاں اللہ تعالیٰ کیلئے ناظر کا لفظ استعمال کیا ہے بریلوی اکابر نے حاضر وناضر کے الفاظ اللہ جل شانہ کیلئے استعمال کرنیکی تردید کی ہے۔ دیکھیے فتاویٰ رضویہ، تسکین الخواطر، ندائے یارسول، وقار الفتاویٰ، وغیرہم۔

لیکن شیخ نے تو استعمال کیا ہے اب بریلوی حضرات یا تو اپنے فتوے واپس لیں یا اپنے مسلک کو غلط کہیں۔ کیونکہ شیخ کا یہ لفظ استعمال کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ ان کے نزدیک یہ کہنا جائز ہے جبکہ تمھارے نزدیک ناجائز اب اپنی عاقبت کو خراب نہ کرو اور شیخ کی مان لو۔

4۔ حضرت شیخ نے روافض کے بارے میں حدیث نقل کی ہے کہ ان کے ساتھ نہ کھاؤ نہ پیئو نہ ان کے ساتھ شادی بیاہ کرو۔ الحدیث

(غنیۃ ص 163 ج ا قدیمی)

لیکن خانصاحب بریلوی کے سسر صاحب نواب قلب علی غالی شیعہ کے پاس ملازم تھے اور اعلیٰ حضرت بھی کئی دفعہ ان سے یعنی قلب علی سے ملنے کیلئے گئے اور اپنی مستورات کو بھی لے

کر جاتے رہے (انوار رضا) یہی شیعہ دوستی تو خانصاحب پر اثر چھوڑ گئی کہ خانصاحب نے سیدہ عائشہؓ کی توہین کی اور گندے شعر آپکی ذات کیطرف منسوب کیے۔اور شیعوں کے عقائد ونظریات کو اہلسنت کے عقائد نظریات کے لبادہ میں اپنے ماننے والوں کو دیئے جس پر وہ آج تک مست ہیں۔

5۔ حضرت شیخ جیلانی لکھتے

"واستغفر لذ نبك ای لذنب وجو دك"

(سر الاسرار ص4 العارفین)

ترجمہ: اے نبی خطاؤں کی معافی مانگتے رہا کریں یعنی اپنے وجود کی خطاؤں کی۔

قارئین ذی وقار کیسی صاف وشفاف عبادت ہے کہ لذ نبك سے مراد سرکار طیبہ ﷺ کے وجود مسعود کے ذنبك ہیں لیکن خانصاحب بریلوی اور ان کی رضا خانی ذریت کو داد دیجیے کہ قرآن مقدس کی تحریف کرتے ہوئے۔ترجمہ ایسے کرتے ہیں:

"اے محبوب اے خاصوں اور عام مسلمان اور عورتوں کے گناہوں کی معافی مانگو"۔

(کنز الایمان)

آپ دیکھیے کہ خانصاحب نے کس بے دردی سے حضرت شیخ جیلانی کے فرمان ذی شان پر چھری چلاتے ہیں اور لوگوں کو یہ کہتے ہیں کہ انکی بات کی مخالفت کرنا زہر قاتل ہے اور دنیا وآخرت کی بربادی ہے تو پھر خانصاحب کو تیاری کر لینی چاہیے کہ انکی دنیا آخرت ضرور خراب ہوگی۔اور ان شاء اللہ ان کیلیے آگ تیار ہے۔

6۔ حضرت شیخ جیلانی لکھتے ہیں:

"اللهم انی اسئا لك بكل اسم هو لك سميت به نفسك او انز لته فی كتا بك او علمته احدا من خلقك او استا ثرت به فی علم الغيب عندك" (غنیۃ ج۲ ص252 قدیمی)

ترجمہ: اے اللہ اپنے نامہ کے طفیل جو تو نے اپنی ذات کے واسطے مقرر فرمایا اور اپنی کتاب میں نازل کیا یا اپنی مخلوق میں سے کسی کو سکھایا ہے یا علم غیب میں اپنے پاس خاص کر لیا ہے (اور کسی کو نہیں بتایا)۔

معلوم ہوا کہ عند الشیخ علم غیب خالق دو جہاں کے پاس ہے اور اسکو اس ذات بابرکات نے اپنے واسطے خاص کرلیا ہے جبکہ رضا خانی دوست تو انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام اور صحابہ کرام کے بارے میں بھی علم غیب مانتے ہیں اور ساتھ یہ کہہ دیتے کہ جی ہم تو علم غیب عطائی مانتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کیلئے تو ذاتی خاص ہے نہ کہ عطائی۔

تو اسکا جواب یہ ہے کہ علم غیب کی کوئی قسم عطائی ہے ہی نہیں کیونکہ اعلیٰ حضرت کی تصریح کے مطابق جو انہوں نے ملفوظات میں کی ہے کہ

''علم جبکہ مطلق بول جائے خصوصا جبکہ غیب کی طرف مضاف ہو تو اس سے مراد علم ذاتی ہوتا ہے''۔ (ملفوظات: حصہ سوئم ص 317)

معلوم ہوا کہ علم غیب وعلم الغیب، عالم الغیب وغیرہم الفاظ اصطلاحی طور پر صرف اللہ تعالیٰ کیلئے ہی استعمال ہو سکتے ہیں مخلوق کیلئے استعمال قطعا نہیں ہو سکتے۔

7۔ شیخ جیلانیؒ اپنی کتاب فتوح الغیب میں لکھتے

" و ما کا ن فی فتنة وھلا کاو مکر ا من اللہ و امتحانا" (مکالمہ نمبر 10)

یہاں شیخ نے خدا تعالیٰ کیسے مکر کا لفظ منسوب کیا ہے جبکہ رضا خانی دین میں یہ فتویٰ موجود ہے مولوی محبوب علی خان قادری برکاتی لکھتے ہیں:

''اگر اللہ تعالیٰ کو کسی ایسی صفت کے ساتھ متصف کیا جو اس کے لائق نہیں جیسے مکر۔۔۔تو کافر ہو گیا''

(نجوم شھابیہ ص 10، 9) اس پر 54 بریلوی اکابر کے دستخط ہیں۔

8۔ مفتی احمد یار نعیمی لکھتے ہیں:

''بخاری میں ہے کہ قادیانیوں کو بدترین کفر یہ ہے کہ وہ کفر کی آیتیں مسلمانوں پر لگاتے ہیں''۔ (نور الفرقان ص 688 ادارہ کتب سلامیہ)

یعنی بتوں کے متعلق نازل ہونے والی آیات مسلمانوں پر فٹ کرنا بدترین کفر ہے بقول مفتی صاحب کے اب دیکھیے شیخ جیلانیؒ لکھتے ہیں:

''وہ تیرا رب عزوجل ہے اس کے قبضے میں بادشاہوں کی پیشانی اس کے ہاتھ میں لوگوں کے وہ دل ہیں جو بدن کا بادشاہ ہے اور اسمیں متصرف ہے

اور مخلوق کا مال اسی کا ہے مخلوق خدا کی طرف امین وکیل ہے اور تجھے دینے
میں ان کے ہاتھ کی جنبش خدا کے اذن اور کلمہ سے اور اس کے جنبش دینے
سے ہے اسی طرح مخلوق کا دینے سے باز رہنا بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا
اللہ سے اس کے فضل کو طلب کرو۔ اور فرمایا کہ جنکو تم خدا کے سوا پکارتے ہو
وہ تمہارے لیئے رزق کے مالک نہیں‘‘۔ (فتویٰ الغیب مکالمہ نمبر 20)

یہ آیت بتوں کے متعلق نازل ہونا بریلویوں کے ہاں مسلم ہے جو شیخ جیلانی مسلمانوں پر فٹ کر رہے ہیں۔

9۔ شیخ جیلانیؒ لکھتے ہیں:

’’لا ن الا شتغال عزو جل شر ك‘‘ (فتویٰ الغیب مکالمہ نمبر 53)

ترجمہ: کیونکہ غیر اللہ میں مشغول ہونا مشرک ہے۔

جبکہ اہل بدعت کا سارا کام ہے ہی غیر اللہ سے۔ مثلاً کہتے ہیں

اگر باب اجابت بند بھی ہو جائے تو کیا غم ہے
کھلتا رہتا ہے دروازہ معین الدین چشتی کا

10۔ حضرت جیلانیؒ لکھتے ہیں:

’’خدا کے رسول مقبول محمدؐ عاشورہ کے روز ہی پیدا ہوئے‘‘۔ (غنیۃ الطالبین، ص 432)

جبکہ پوری دنیا میں ایک بھی بریلوی ایسا نہیں جو عاشورہ (10 محرم) کے دن جشن عید میلاد النبی مناتا ہو۔

11۔ حضرت جیلانیؒ فرماتے ہیں کہ:

خدا تعالیٰ سے تنہائی نہیں ہو سکتی۔ وہ ہر جگہ حاضر اور ناظر ہے۔ (غنیۃ الطالبین، ص 550)

لیکن ہمارے بریلوی دوست اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر ماننا بے دینی و ناجائز بتلاتے ہیں
۔ (جاء الحق، تسکین الخواطر، فتاویٰ رضویہ)

12۔ حضرت جیلانی لکھتے ہیں:

’’مسلمانوں کی عیدیں عید الفطر اور عید الضحیٰ کے دن‘‘۔ (غنیۃ الطالبین، ص 346)

معلوم ہوا کہ حضرت جیلانیؒ عید میلاد النبی کے قائل نہ تھے لیکن بریلوی حضرت عید میلا دالنبی کو کفر وایمان کا میعار سمجھتے ہیں۔

13۔ بریلوی حضرات نبی کریمؐ ﷺ کے لیے علم غیب مانتے ہیں اور یہ بھی مانتے ہیں کہ حضورؐ کو قیامت کے دن کا علم تھا۔ جبکہ حضرت شیخ عبدالقادرؒ لکھتے ہیں:

''خدا تعالیٰ نے جس چیز کو قرآن میں اس لفظ سے تعبیر کیا ہے ''وما ادرك'' اسکی اطلاع خود رسولؐ ﷺ کو دے دی اور جو لفظ'' مايدريك '' میں آیا ہے اسکی اطلاع آپ کو نہیں دی گئی۔ جیسے فرمایا گیا ہے ہوسکتا ہے کہ قیامت نزدیک ہو مگر اسکا وقت نہیں بتلایا''۔ (غنیۃ الطالبین، ص358,359)

14۔ حضرت شیخ لکھتے ہیں کہ

''نبی کریمؐ ﷺ نے فرمایا کہ جس صورت میں جبرائیل علیہ السلام تشریف لاتے رہے ہیں اسکو پہچانتا رہا ہوں۔ مگر اس دفعہ اس صورت میں نے انکو یکا یک نہیں پہچان سکا۔ (غنیۃ الطالبین، ص128)

معلوم ہوا حضرت جیلانیؒ کے ہاں نبی کریمؐ کے لیئے عقیدہ علم غیب درست نہیں۔

15۔ حضرت شیخ لکھتے ہیں:

''قبر کے اوپر ہاتھ نہ رکھے اور نہ ہی قبر کو بوسہ دے کیونکہ ہاتھ رکھنا اور بوسہ دینا یہودیوں کی عادت ہے''۔ (غنیۃ الطالبین، ص85)

بریلوی حضرات آج کل درباروں، مزاروں پر کیا کیا کرتے ہیں سب کو معلوم ہے۔

16۔ بریلوی حضرات کہتے ہیں کہ معجزہ نبی کا فعل ہوتا ہے جبکہ شیخ جیلانیؒ حضرت موسیٰ کے اعصا کا سانپ بن جانا کے متعلق لکھتے ہیں۔

ترجمہ: یہ (معجزہ) اللہ کا فعل ہے نہ کہ موسیٰ علیہ السلام کا۔ (الفتح الربانی مجلس نمبر10)

17۔ حضرت شیخ فرماتے ہیں:

''اے قوم تم شریعت کے متبع بنو اور بدعتی نہ بنو''۔ (الفتح الربانی مجلس نمبر47)

اور جبکہ بریلوی حضرات بدعت میں دھنسے پڑے ہیں۔

18۔ حضرت شیخ فرماتے ہیں:

''قضاء الٰہی کو کوئی رد کرنے والا رد نہیں کر سکتا اور نہ کوئی روکنے والا روک سکتا ہے''۔

(الفتح الربانی ملفوظات شریف)

جبکہ بریلوی حضرت شیخ جیلانی کو تقدیر کے بدلنے پر قادر مانتے ہیں۔

19۔ حضرت جیلانیؒ فرماتے ہیں

''اے غیر خدا سے اشیاء مانگنے والے تو بیوقوف ہے''۔

جبکہ بریلوی حضرات غیر خدا سے مدد مانگنا دین ایمان مانتے ہیں۔

20۔ حضرت جیلانی لکھتے ہیں:

''توحید کو لازم پکڑو توحید کو لازم پکڑو توحید کو لازم پکڑو۔ تمام عبادتوں کا مجموعہ توحید ہے''۔(الفتح الربانی، ص778)

جبکہ بریلوی حضرات توحید کو کبھی وہابیت کی ایجاد لکھتے ہیں کبھی کہتے ہیں شیطان بڑا موحد تھا۔ کبھی کہتے ہیں توحید تو شیطان کو بھی حاصل تھی کبھی کہتے ہیں کہ توحید پر نجات نہ ہوگی۔

21۔ بریلوی حضرات اولیاء سے استمداد کرتے ہیں اپنی حاجات میں اولیاء سے مدد مانگتے ہیں اور اسکو بڑا فخر سمجھتے ہیں جبکہ شیخ لکھتے ہیں

''کل بھلائیاں اور عطائیں دینا، منع کرنا، امیر بنانا، فقیر کر دینا اسی کے ہاتھ میں ہے عزت وذلت بھی اسی کے ہاتھ میں ہے۔ اس کے غیر کے قبضہ میں کچھ نہیں پس عقلمند وہی ہے جو اس کے دروازے کو لازم پکڑے اور غیر کے دروازے سے منہ پھیر لے۔(الفتح الربانی مجلس نمبر3)

مزید لکھتے ہیں

''جو شخص نقصان ونفع کو غیر اللہ کی طرف سے سمجھے وہ اللہ کا بندہ نہیں ہے وہ اسی غیر کا بندہ ہے جس کی طرف سے نفع ونقصان کو سمجھا۔(مجلس نمبر23)

مزید لکھتے ہیں

''جس نے مخلوق سے طلب گاری کی پس وہ اللہ کے دروازے سے اندھا ہو گیا''۔(الفتح الربانی، ص640)

مزید لکھتے ہیں

"جو کچھ کہنا سننا ہو اپنے رب سے کہے سنے اور اپنی ہر ضرورت حق تعالیٰ سے طلب کرے"۔ (غنیۃ الطالبین حصہ دوئم)

قارئین ذی وقار یہ چند باتیں صرف نمونے کے طور پر لکھی ہیں اب آپ خود ہی بتائیں کہ حضرت شیخ کی اتنی مخالفت کے بعد بھی بریلویوں کو یہ زیب دیتا ہے کہ وہ گیارہویں کے نام پر لوگوں کی جیبیں ٹٹولیں اور خود کو شیخ جیلانی کا عاشق کہیں؟۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

مناظرہ شجاع آباد اور بریلوی مناظر کا فرار
ایک فتح مبین

مولانا سفیان معاویہ

قارئین اہلسنت ! گزشتہ روز رضاخانیوں کی طرف سے ایک نام نہاد مناظر مولوی شوکت علی سیالوی نے سکندر آباد (شجاع آباد) کے ایک جلسے میں مناظر اہلسنت ،وکیل احناف مولانا محمد عبداللہ عابد صاحب وڑائچ کو مناظرے کا چیلنج دیا کہ" دیوبندی اپنا ایمان ثابت کریں"، جس کو فاتح غیر مقلدیت و فاتح مماتیت مناظر اسلام مولانا عبداللہ عابد صاحب وڑائچ نے قبول کرلیا۔ (تحریر ریکارڈ میں موجود ہے)۔ باہمی مشوروں اور متفقہ رائے سے ۲۳ مئی ۲۰۱۲ء کو مناظرے کا دن طے پایا۔ مگر جیسا کہ تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ باطل ہمیشہ حق کے سامنے آنے سے گھبراتا اور کتراتا ہے، جیسے مولوی احمد رضا خان بریلوی امام المناظرین ، ابن شیر خدا، ناظم تعلیمات دیوبند، خلیفہ مجاز حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ ،محقق العصر مولانا مرتضی حسن چاندپوری رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے آنے سے کتراتے رہے۔

مولوی حامد رضا خان بریلوی ، رئیس المناظرین ، فاتح رضاخانیت مولانا منظور نعمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے آنے سے کترایا۔ سعید احمد اسعد بریلوی (فیصل آباد) مناظر اہلسنت ، محقق العصر مفتی محمد حماد احمد نقشبندی مدظلہ العالی کے سامنے آنے سے کترایا۔

اشرف سیالوی بریلوی ،،مناظر اسلام فاتح رضاخانیت مولانا رمضان نعمانی صاحب دامت برکاتہم کے سامنے آنے سے کترایا۔ یوسف رضوی المعروف ٹوکے والی سرکار، مناظر اہلسنت ، فاتح رضاخانیت، مولانا محمد ابوایوب قادری دامت برکاتہم العالیہ کے سامنے آنے سے کترایا۔ احمد رضا خان بریلوی ،حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے آنے سے کترایا۔

اس طرح بہت سے علمائے حق ایسے پیش کیے جاسکتے ہیں جن کے سامنے بریلوی

مناظرین آنے سے کتراتے رہے اور یہی باطل کا وطیرہ رہا ہے کہ پہلے جھوٹ بولے اور الزام تراشی کرے پھر سامنے آنے سے بھاگتے رہے۔

اسی طرح مناظر اسلام، وکیل احناف مولانا محمد عبداللہ عابد صاحب وڑائچ صاحب مدظلہ العالی کے سامنے سے، مولوی شوکت علی سیالوی گھبرایا اور کترایا جس کا نتیجہ یہ سامنے آیا کہ شجاع آباد (سکندر آباد) کے بریلویوں نے ''المدد یا پولیس'' کا نعرہ لگا کر سنی دیوبندیوں سے معافی مانگ کر مناظرے اور جلسے کو بند کروانے کی گزارش کی۔ جس پر D.P.O نے بریلوی حضرات کی مدد کرتے ہوئے شوکت سیالوی کو ڈھارس بندھاتے ہوئے مناظرے اور جلسے پر پابندی عائد کر دی۔

اس بات سے خود بریلوی قوم سے بہت سے بریلوی ناراض ہو گئے اور شوکت سیالوی اور اس کی پارٹی کو برا بھلا کہا کہ پہلے مناظرے کا چیلنج خود کرتے ہو اور پھر المدد یا پولیس کہہ کر معافی مانگتے ہو اور مناظرے کو اور جلسے کو بند کرواتے ہو۔ اسی وجہ سے سابقہ بریلوی ''کیپٹن رؤف توصیف محلہ قہر خان مسجد کنز الایمان'' کا متولی نے اپنے دیوبندی ہونے کا اعلان کیا کہ میں کلمہ پڑھ کر دیوبندی ہوتا ہوں اور میں عصر کی نماز دیوبندیوں کی مسجد میں پڑھوں گا۔ اس بات کے شجاع آباد کے علاقے کے بہت سے لوگ گواہ ہیں جو وہاں کے مقامی افراد سے معلوم کر سکتے ہیں۔

یہ سب دیکھ اہل السنّت والجماعت دیوبند کو باطل کی بزدلی اور کمزوری کا مزید اندازہ ہوا اور اہل حق کی حقانیت پر مزید مضبوط ہو گئے پورے علاقے میں بریلوی منہ چھپاتے پھر رہے تھے۔

یہ سب کاروائی ۲۲ مئی ۲۰۱۲ء کو ہوئی مناظرین اہلسنت کو رات کے وقت اس بات کا علم ہوا تو وہ اس فتح پر بہت خوش ہوئے اور ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ ایک دفعہ شوکت سیالوی سامنے آتا تو اس کو اس کے گھر کا وہ گند دکھاتے کہ نانی یاد آ جاتی۔ پھر رات کو طے پایا کہ شجاع آباد جا کر خود کارگزاری سنیں گے اور شجاع آباد کی سنی آبادی کو مبارک باد دیں گے۔

۲۳ مئی ۲۰۱۲ء قریباً ۱۲:۳۰ بجے مناظرین اہلسنت شجاع آباد پہنچ گئے جب وہاں پہنچے تو جامعہ رحمانیہ سے ۲۰ قدم پیچھے کار کو رکوا کر بھرپور استقبال کیا گیا۔ کافی تعداد میں سنی

دیوبندیوں نے اپنے مناظرین کا پھولوں کے ہار سے استقبال کیا اوران پر پھول برساتے ہوئے مسجد تک لے گئے۔ پورے علاقے والوں نے اس جشن کے منظر کو دیکھا اور خوش ہوئے۔ پھر وہاں جا کر مناظر اسلام مولانا عبداللہ عابد صاحب وڑائچ دامت برکاتھم العالیہ، مناظر اسلام مفتی محمد آصف صاحب دامت برکاتہم (کبیر والا) اور مناظر اہلسنت مولانا محمد ابوایوب قادری دامت برکاتہم (جھنگ) نے اپنا اپنا تعارف کروایا اور مناظرے سے متعلقہ چند باتیں کہیں اور اہل علاقہ کے سنی دیوبندی حضرات کو مبارک باد پیش کیں اور بریلوی حضرات کو شرم دلائی۔ وہاں کے مقامی عالم مولانا نعیم صاحب نے ساری کارگزاری بیان کی کہ کس طرح شوکت سیالوی اور اس کی رضا خانی پارٹی نے راہ فرار اختیار کیا، معافی مانگی گئی اور متولی صاحب دیوبندی ہوئے۔

ıimazhab.com/home/videos/debates/798-munazra-shuja-abad

(یہ سب ویڈیو میں ریکارڈ موجود ہیں جس کو you tube پر دیکھا جا سکتا ہے)

پھر دعا ہوئی اور ظہر کی نماز کے بعد وہاں مسجد میں مٹھائی تقسیم کی گئی جو کہ حقیقتاً اہل علاقہ کی دلی خوشی کو ظاہر کر رہی تھی۔ پھر دوپہر کا کھانا کھا کر مناظرین اہلسنت نے آرام کیا اور عصر کی نماز کے بعد معلوم ہوا کہ بریلویوں نے ''غیرت'' کا نام نہاد نعرہ لگا کر شوکت علی سیالوی کو کسی نہ کسی طرح آنے کیلئے کہا۔

آخر کو طوہاً و کرہاً ۶:۰۰ بجے شام کو شوکت علی سیالوی صاحب اپنے گن مینوں کے ساتھ علاقے میں پہنچا مگر جا کر مسجد میں کنڈا لگا کر بیٹھ گیا اور ساتھ ہی پولیس کو بھی لے کر آیا اور پولیس نے مناظرہ کو روکنے کیلئے سنی دیوبندی حضرات کے آگے پیچھے پھرنے لگے۔

جب ہمارے ساتھی شوکت علی سیالوی سے ملنے گئے تو وہ وہاں سے نکل کر دور جا کر کسی کے گھر میں چھپ گیا اور اپنا موبائل نمبر بھی بند کر دیا جو اس کی حقیقت کو واضح کرنے کیلئے کافی تھا کہ یہ مناظرہ کرنے نہیں آیا بلکہ پولیس کے ذریعے محض اپنی جان مناظرہ سے چھڑانے کیلئے آیا ہے۔ میسج کے ذریعے شوکت سیالوی کو غیرت دلائی گئی مگر غیرت ہوتی تو گھر سے نکلتے۔

غرض رات کے ۱۰:۰۰ بجے تک شوکت سیالوی کی طرف سے کوئی مناظرے کی بات نہ چلی۔ آخر پولیس کے ذریعے مناظرے کو بند کروا کر بھاگنے ہی میں عافیت سمجھی۔

ہم اہل السنّت والجماعت کی طرف سے

(i) متکلم مناظر مولانا عبداللہ عابد صاحب وڑائچ امیر اتحاد اہلسنت (پنجاب)

(ii) صدر مناظر مفتی محمد آصف صاحب (مدرس۔۔۔کبیر والا)

(iii) معاون مناظر مولانا محمد ابوایوب قادری صاحب مدظلہ العالی کو اس عظیم الشان فتح پر مبارک باد پیش کرتے ہیں اور بریلوی حضرات کو شرم دلاتے ہیں کہ کب تک اپنے اکابر کی راہ پر چلتے ہوئے بھاگتے رہو گے۔

اس مناظرے کیلئے فقیر بھی معاونت کیلئے موجود تھا اس ساری کاروائی اور کارگزاری کا فقیر چشم دید گواہ ہے۔ ہم شجاع آباد کے سنی حضرات اور دنیائے اسلام کے سب سنی دیوبندیوں کو مبارک باد پیش کرتے ہیں۔

آخر میں فقیر تمام پیشہ ور رضاخانی خطیبوں سے گزارش کرے گا کہ جس کسی رضاخانی کو مناظرے کا شوق ہو وہ اپنی مسجدوں اور مریدوں کے حصار میں بیٹھ کر چیلنج چیلنج کا شور کر کے اپنی عوام کو الّو بنانے کے بجائے ہمیں اپنے مناظرے کا چیلنج اپنے لیٹر پیڈ پر لکھ کر ارسال کرے اور پھر دیکھیے انشاء اللہ دنیا تم لوگوں کا تماشہ دیکھے گی کہ کون گستاخ ہے اور کون سچّا عاشق رسول ﷺ؟ امید کرتا ہوں کہ اب کی بار حق اور باطل کا فیصلہ کرنے کیلئے رضاخانی فقیر کی اس اصولی گزارش پر ضرور عمل کریں گے۔

یار زندہ صحبت باقی

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

آہ! اور اب مولانا اسلم شیخوپوری رحمۃ اللہ بھی......

ادارہ نور سنت داعی قرآن حضرت مولانا اسلم شیخوپوری رحمۃ اللہ علیہ کی شہادت پر شدید رنج وغم کا اظہار کرتا ہے۔ ہمارا حکومت سے مطالبہ ہے کہ مولانا کو شہید کرنے والے دہشت گردوں کو جلد سے جلد گرفتار کر کے کڑی سے کڑی سزا دیجائے۔

آئینہ کیوں نہ دکھاؤں۔۔۔؟؟؟

(مولوی حنیف قریشی کا آپریشن)

لکھے ساجد خان نقشبندی

قارئین اہلسنت! انگریز ہندوستان میں اپنا غاصبانہ قبضہ جمانے کیلئے "لڑاؤ اور حکومت کرو" کی پالیسی پر عمل کرتے ہوئے ہندوستانی مسلمانوں کو آپس میں دست و گریبان کرنے کیلئے اپنے دو گماشتوں کو میدان میں لایا ان میں سے ایک کا نام "مرزا غلام احمد قادیانی" اور دوسرے کا نام "مولوی احمد رضا خان" تھا۔ اول الذکر نے جہاد کے حرام ہونے کا اعلان کر کے اور انگریزی حکومت کو رحمت خداوندی کہہ کر اپنی نمک حلالی کا ثبوت دیا تو ثانی الذکر نے ہر اس شخص پر کفر و گستاخی کا فتوی لگا کر اسے بدنام کرنے کی کوشش کی جو کسی بھی طرح انگریزی حکومت کی راہ میں رکاوٹ بن سکتا تھا۔

مولوی احمد رضا خان اپنی انگریزی پالیسی پر عمل کرتے ہوئے مسلسل ۵۰ برس اسی کوشش میں لگا رہا کہ کسی طرح مسلمان آپس میں دو ٹکڑوں میں تقسیم ہو جائیں، یہاں تک کہ وہ اپنی اس مذموم کوشش میں کامیاب ہوا اور احمد رضا خان کے ماننے والوں کا ایک مستقل فرقہ "رضاخانیت" یا "بریلویت" کے نام سے وجود میں آ گیا۔ احمد رضا خان نے اپنے ان ماننے والوں کو "بھولی بھیڑوں" (بھیڑیں اپنی بے وقوفی میں مشہور ہیں) کا نام دیا اور مرتے وقت ان کو یہ وصیت کر گئے کہ میرا دین و مذہب جو میری کتب سے ظاہر ہے اس پر عمل کرنا ہر فرض سے اہم فرض ہے۔ چنانچہ مولوی احمد رضا خان کے بعد اس کے ماننے والوں نے اس وصیّت پر خوب عمل کیا اور احمد رضا خان نے بریلی میں جو "کفر ساز مشین گن" (انوار رضا) نصب کی تھی کو چلانے میں خوب تندہی کا مظاہرہ کیا اور اس مشین گن کو ایسا چلایا کہ نہ اپنے ان کفر کے گولوں سے بچ پائے نہ پرائے۔ احمد رضا خان کے انہی ماننے والوں میں سے ایک کا نام "مولوی حنیف قریشی بھگوڑے" (مناظر اسلام حضرت مولانا مفتی حماد صاحب کے مناظرے کے چیلنج سے موصوف تاحال مفرور ہیں) کا بھی ہے جس نے پنڈی و مانسہرہ میں علمائے دیوبند کے خلاف ایک طوفانِ بدتمیزی کھڑا کیا ہوا ہے اور موصوف کو جہاں

کہیں موقع ملتا ہے اپنے باطن کی گندگی کو عوام کے سامنے انڈیلنا شروع کر دیتے ہیں۔

ہم اس مضمون میں مولوی صاحب کو صرف یہ بتانا چاہتے ہیں کہ دوسروں پر گستاخی اور کفر کے فتوے لگانے سے پہلے اپنے گریبان میں جھانک کر دیکھو کہ آپ اور آپ کے اکابر خود آپ کے فتوؤں سے اور آپ ان کے فتوؤں سے کس مقام پر ہیں؟۔ کتنی شرم کی بات ہے کہ ایک بندہ خود چور ہو اور دوسروں پر یہ الزام لگائے کہ چور چور۔ تو لیجئے ہم حنیف قریشی صاحب کی ضیافت طبع کیلئے صرف چند حوالے نقل کر رہے ہیں اور ان سے گزارش کرتے ہیں کہ اپنی کفر ساز مشین گن کے کچھ فائر اپنے ان بڑوں پر بھی مار دیں۔

حوالہ نمبر ا

حنیف قریشی رضاخانی لکھتا ہے کہ:

> ”اتنے مشاہیر محدثین علمائے آئمہ کی طرف سے ابن تیمیہ کی تکفیر و تضلیل و تردید کے باوجود انہیں شیخ الاسلام والمسلمین قرار دینا۔۔۔۔شریعت کے مقابلے میں ہوا پرستی اور سراسر بے لگامی نہیں ہے تو اور کیا ہے؟ اور یہ اخلاق کریمانہ کی کونسی قسم ہے؟“۔

(روئداد مناظرہ پنڈی گستاخ کون: ص ۵۱۲۔ اسلامک بک کارپوریشن پنڈی)

اس حوالے سے معلوم ہوا کہ جو شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کو شیخ الاسلام کہے وہ:

(ا) شریعت کے مقابلے میں ہوا پرست

(۲) سراسر بے لگام

(۳) اخلاق کریمانہ سے عاری ہے۔

اب ذرا بریلوی چراغ گولڑہ پیر نصیر الدین نصیر کی یہ عبارت بھی ملاحظہ فرمالیں:

”شیخ الاسلام علامہ ابن تیمیہؒ“

(راہ ورسم منزل ہا: ص ۱۱۰۔ درگاہ غوثیہ مہریہ اسلام آباد)

حنیف قریشی صاحب کہیے آپ کے اندر اتنی اخلاقی جرات ہے کہ اپنے ان فتوؤں کا ایک ہار بنا کر پیر صاحب کی قبر پر ڈال دیں؟

حوالہ نمبر۲

حنیف قریشی رضاخانی لکھتا ہے کہ:

''حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کی ہستی کسی تعارف کی محتاج نہیں ہے آپ سوائے شیعہ کے تمام مسالک کی متفقہ شخصیت ہیں''۔

(مناظرہ گستاخ کون: ص ۳۸۰)

گویا شیعہ کے علاوہ حضرت شاہ صاحبؒ کو تمام مسالک کے لوگ مانتے ہیں دوسرے الفاظ میں جو شاہ صاحب کو نہ مانے وہ شیعہ ہے مگر مولوی حنیف قریشی کے فرقے کے جنید زماں اور غزالی دوراں مولوی عمر اچھروی نے اپنی بدنام زمانہ کتاب ''مقیاس حنفیت'' کے صفحہ ۵۶۲،۵۶۳ دو صفحے اس بات پر سیاہ کئے کہ شاہ ولی اللہ معاذ اللہ گستاخ، وہابی اور کافر تھا۔ حنیف قریشی صاحب ہمارے خلاف تو آپ کی بڑی زبان چلتی ہے ہمت کیجئے اور لگائے اپنے جنید زماں پر شیعت کا فتوی۔

حوالہ نمبر۳

قریشی کہتا ہے کہ:

''اسی طرح ہم نے شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ سے کوئی کفر کی بات نہیں سنی''

(مناظرہ گستاخ کون: ص ۵۷۳)

مگر مولوی عمر اچھروی کہتا ہے کہ:

''شاہ ولی اللہ نے توہین انبیاء پر مبنی کتب شائع کیں اور تمام علماء اسلام نے متفقہ طور پر شاہ صاحب پر کفر کا فتوی لگایا''۔

(مقیاس حنفیت: ص ۵۶۳۔ المقیاس پبلشرز)

قریشی صاحب آپ بتائیں کیا آپ کے نزدیک انبیاء کی توہین پر مبنی کتب شائع کرنا کفر نہیں؟ بقول آپ کے جنید زماں کے حضرت شاہ صاحب کے کفر پر تو تمام امت کا اجماع ہو چکا ہے معاذ اللہ تو آپ کس منہ سے یہ کہہ رہے ہیں کہ کوئی کفر کی بات نہیں دیکھی ہم آپ کو سچا مان کر عمر اچھروی کو کذاب کہیں یا آپ کو کذاب کہیں؟

حوالہ نمبر ۴

بریلوی مفتی حنیف قریشی صاحب اپنے ایک کتابچے میں لکھتے ہیں کہ:

''آزر کو ابراہیم علیہ السلام کا والد کہنے کی صورت میں مذکورہ اور علاوہ ازیں ان تمام روایات کا انکار لازم آئے گا جن میں نبی اکرم ﷺ کے نسب پاک کی طہارت ثابت ہے۔۔۔حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کافر کا بیٹا ماننا پڑے گا اور یوں ان بے ادب لوگوں کیلئے بھی راستہ کھلتا ہے کہ جو نبی اکرم ﷺ کے والدین کو معاذ اللہ کافر کہتے ہیں''۔

(آزر کون تھا؟ ص ۵۵،۵۶ اسلامک بک کارپوریشن پنڈی)

اس حوالے سے ثابت ہوا کہ جو حضرات آزر کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کا والد کہتے ہیں وہ ان نصوص کے منکر ہیں جن سے نبی ﷺ کے نسب پاک کی طہارت ثابت ہے نیز یہ لوگ گستاخان رسول ﷺ کیلئے دروازے کھولنے والے ہیں۔اب آئے ذرا بریلوی محدث اعظم سید محمد کچھوچھوی کا عقیدہ بھی پڑھ لیں:

''محدث اعظم کی نظر اس پر تھی کہ آرز ابرہیم علیہ السلام کے باپ تھے''

(جام نور دہلی کا محدث اعظم نمبر: اپریل ۲۰۱۱، ص ۱۷۱)

پیران پیر قریشی فتوے کی زد میں

اسی طرح حضرت پیران پیر روشن ضمیر حضرت عبدالقادر جیلانیؒ لکھتے ہیں کہ:

''اخوج ابراهیم علیه السلام من ابویه الموتی بالکفر''

اس نے ابراہیم علیہ السلام کو ایسے ماں باپ سے پیدا فرمایا جو بسبب کفر کے مردہ تھے

(فیوض غوث یزدانی ترجمہ الفتح الربانی: ص ۸۳۔ فرید بک سٹال لاہور)

غور فرمائیں قریشی کے اس فتوے کی زد میں کس طرح حضرت پیران پیر آرہے ہیں مگر آپ نے وہ محاورہ تو سنا ہوگا

سورج پر تھوکنے والے کا اپنا ہی منہ لتھڑتا ہے''

حقیقت یہ ہے کہ قریشی صاحب خود اپنے اعلی حضرت کے فتوے سے دنیا و آخرت کی بربادی

کے حقدار ہو چکے ہیں کیونکہ مولوی احمد رضا خان نے لکھا ہے کہ پیران پیر کے اقوال کے خلاف کوئی بات کرنا دنیا و آخرت کی بربادی ہے (ملخصہ فتاوی رضویہ۔ج ۳۔ص ۵۴۵)

اب دیکھیے پیران پیر کا قول تو یہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ماں باپ کفر پر تھے مگر قریشی اس قول کے خلاف بتا رہا ہے بلکہ اس پر فتوے لگا رہا ہے اب آپ ہی بتائیں کہ کیا احمد رضا خان کے فتوے کی رو سے حنیف قریشی کی دنیا و آخرت برباد ہوئی یا نہیں؟

(یاد رہے کہ دیگر کئی بریلوی اکابرین نے آزر کو ابراہیم علیہ السلام کا باپ کہا ہے)

حوالہ نمبر ۵

قارئین کرام کچھ عرصہ پہلے حنیف قریشی نے ایک غیر مقلد عالم طالب الرحمٰن سے مناظرہ کیا مناظرے کی ابتداء میں حنیف قریشی کہتا ہے کہ مناظرے کا یہ اصول ہے کہ مناظرین آپس میں علم میں مساوی ہوں چنانچہ قریشی کے الفاظ یہ ہیں:

''میں عرض کرنا چاہوں گا کہ میرے ہاتھ میں مناظرہ رشیدیہ ہے۔۔۔ یہاں پر واضح طور پر موجود ہے کہ

''ینبغی ان یکون مناظران متماثلین بان یکون احدھما فی غایۃ العلو والکمال والاخر فی نہایۃ الدنانۃ والنقصان

مناظرین دونوں کا ہم پلہ ہونا بڑا ضروری ہے

(مناظرہ ویڈیو لنک
ıazhab.com/home/videos/youtube/796-ahmed-yaar-gujrati-jahil-ya-hanif-qureshi-kazzab

مگر بریلوی مذہب کے حکیم الامت احمد یار گجراتی صاحب لکھتا ہے کہ:

''مناظرہ میں فریقین کا علم میں برابر ہونا ضروری نہیں، بڑا عالم معمولی علم والے سے بھی مناظرہ کرے''۔ (تفسیر نعیمی، ج ۴، ص ۲۱)

اسی طرح ایک اور مقام پر لکھتے ہیں کہ:

''مناظرہ میں جانبین کا علم میں برابر ہونا ضروری نہیں، اعلیٰ درجہ کا عالم معمولی شخص سے مناظرہ کرسکتا ہے''۔ (تفسیر نعیمی، ج ۳، ص ۴۷۸)

اب حنیف قریشی مناظرے کا اصول بتاتا ہے کہ مناظرے میں دونوں کا ہم پلہ ہونا

ضروری ہے مگر احمد یار گجراتی کہتا ہے کہ یہ ضروری نہیں بڑا عالم معمولی عالم سے بھی مناظرہ کرسکتا ہے۔اب بریلوی ہمیں جواب دیں کہ ہم احمد یار گجراتی کو اصول مناظرہ سے جاہل تسلیم کریں یا حنیف قریشی کو کذاب مانیں؟؟؟؟

حوالہ نمبر ۵

مولوی حنیف قریشی صاحب لکھتے ہیں کہ:

''یا محمد یارسول اللہ کے ساتھ حضور ﷺ کو پکارنا حدیث صحیح سے ثابت ہے اور صحابہ کی تعلیمات کا حصہ ہے''

(نداءالاخیار:ص۸۲۔اسلامک بک کارپوریشن)

اسی طرح یہ رضاخانی لکھتا ہے کہ:

''حضور ﷺ کے نام نامی اسم گرامی کیساتھ اس طرح کی نداء(یا محمد ﷺ میں کوئی حرج نہیں)''۔(ایضا:ص۸۱)

مگر بریلوی حکیم الامت احمد یار گجراتی لکھتا ہے کہ:

''ان کو بشر یا انسان کہہ کر پکارنا یا حضور ﷺ کو یا محمد یا کہ اے ابراہیم کے باپ یا اے بھائی باوا وغیرہ برابری کے الفاظ سے یاد کرنا حرام ہے''۔

(جاءالحق،ص۱۸۰۔ضیاءالقرآن پبلیشرز)

قریشی صاحب آپ جس کام یعنی ''یا محمد'' کو جائز اور صحیح احادیث سے ثابت شدہ کہہ رہے ہیں اور صحابہ کی تعلیمات کہہ رہے ہیں آپ کا حکیم الامت اسے ''حرام'' کام کہہ رہا کہیئے کیا آپ نے افتاء کا کورس اس لئے کیا تھا کہ حرام کاموں کو صحیح احادیث سے ثابت کریں؟ہمیں جواب دیں کہ صحیح احادیث سے ثابت شدہ کام کو حرام بتانے والے پر کیا فتوی ہے؟ پھر یہ بھی غور کریں کہ آپ کا مفتی کہتا ہے کہ یا محمد سے یاد کرنا گویا نبی ﷺ کی برابری کرنا ہے اور قریشی اسے جائز بتلا رہا ہے گویا یہ اپنے ماننے والوں کو نبی ﷺ کی برابری میں لانا چاہتا ہے تف ہے ان گستاخوں پر۔

حوالہ نمبر ۶

مولوی حنیف قریشی لکھتا ہے کہ:

''میں شاہ اسمٰعیل کو حنفی ہونے کے اعتبار سے یہ کہتا ہوں کہ وہ کافر ہے''۔

(مناظرہ گستاخ کون: ص ۵٦٨)

مگر مولوی احمد رضا خان کہتا ہے کہ:

امام الطائفہ (اسمٰعیل دہلوی) کے کفر پر بھی حکم نہیں کرتا کہ ہمیں ہمارے نبی ﷺ نے اہل لا الہ الا اللہ کی تکفیر سے منع فرمایا ہے''۔

(تمہید ایمان مع حسام الحرمین: ص ۵۴، مکتبۃ المدینہ)

اب احمد رضا خان شاہ اسمٰعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ کی تکفیر نہیں کرتا اور انہیں مسلمان مانتا ہے اور قریشی حضرت شاہ صاحب کو معاذ اللہ کافر مانتا ہے یہاں قریشی احمد رضا خان کا ہم عقیدہ نہ رہا اور جو احمد رضا خان کا ہم عقیدہ نہ ہو اس کے متعلق مولوی نعیم الدین مراد آبادی فتوی دیتا ہے کہ وہ مسلمان نہیں (التحقیقات: ص ۵۔ انجمن فروغ ملت بلاری ضلع مراد آبادی یو پی)

اب بتائیے کیا قریشی نے اس فتوے کے بعد اب تک تجدید ایمان کیا؟ اگر نہیں تو اب تک کیا ازدواجی زندگی خالص زنا نہ ہوئی اور اس سے پیدا ہونے والی اولاد کا کیا حکم ہوگا؟ (احمد رضا خان کا دیوبندیوں کے متعلق یہی فتوی ہے کہ ان کا نکاح نکاح نہیں خالص زنا اور اولاد ولد الحرام) یہ بھی یاد رہے کہ احمد رضا خان نے کہا کہ نبی ﷺ نے اہل لا الا اللہ کی تکفیر سے منع کیا ہے اور شاہ صاحب کو اہل لا الہ الا اللہ میں شمار کیا لہٰذا مولوی حنیف قریشی کا شاہ صاحب کی تکفیر کرنا نبی ﷺ کی کھلی ہوئی مخالفت ہے۔

حوالہ نمبر ۷

اہلسنّت و جماعت کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالی پر کوئی بھی چیز واجب نہیں نہ وہ معاذ اللہ مجبو رمحض ہے وہ نیکوں کاروں کو محض اپنے فضل سے جنّت میں داخل کرے گا اور اگر بالفرض تمام جنتیوں کو جنّت سے نکال کر دوزخ میں ڈال دے تب بھی اس نے کوئی ظلم نہیں کیا چنانچہ پیارے آقا ﷺ کی حدیث ہے کہ:

"لو ان اللہ عذاب اھل سموتہ و اھل ارضہ عذبھم و ھو غیر ظالم و لو رحمھم کانت رحمتہ خیرا لھم من

اعمالهم ..الخ (ابو داود ج۲ ص ۲۹۰)

ترجمہ: اگر اللہ تعالی آسمانوں اور زمینوں کی ساری مخلوق کو عذاب دینا چاہے تو دے سکتا ہے اور اس میں اس کا کوئی ظلم نہ ہوگا اور اگر وہ ان پر اپنی رحمت کرے تو اس کی رحمت ان کیلئے ان کے اعمال سے بھی بہتر ہے۔

مگر مولوی حنیف قریشی کا ایک بیان یوٹیوب پر موجود ہے جس میں یہ شخص معتزلیوں کی ترجمانی کرتے ہوئے کہتا ہے کہ:

''اصحاب کہف کے کتے کو تو رب بھی جہنّم سے نہیں نکال سکتا'' معاذ اللہ

ملاحظہ فرمائیں animazhab.com/home/videos/youtube/797-mufti-hanif-qureshi-allah-rab-ul-izzat-ki-qudrat-ka-munkar-hai

حوالہ نمبر ۸

مولوی حنیف قریشی اور اس کی ٹیم نے اشرف سیالوی کو ''استاذ العلماء امام المناظرین علامہ محمد اشرف سیالوی'' لکھا۔ (گستاخ کون: ص۳۰)

مگر بریلوی عبد المجید سعیدی رضاخانی آف رحیم یار خان اسی اشرف سیالوی کو گستاخ رسول ﷺ کہتا ہے ملاحظہ ہو: (تنبیہات: ص ۵۶، ۱۴، ۱۵، ۳۲)

اب ایک گستاخ کو اپنا استاذ اور امام ماننے والے خود کتنے بڑے گستاخ ہونگے اس کا فیصلہ قریشی کے چیلے خود ہی کرلیں۔

حوالہ نمبر ۹

اس نے اپنے مناظرے کی روئداد میں لکھوایا کہ:

''جب اللہ تعالی کو عرش پر مستقر مانا جائے تو لازم آئے گا کہ فرشتوں نے معاذ اللہ اللہ تعالی کی ذات کو سر پر اٹھا رکھا ہے اور یہ کفریہ عقیدہ ہے''۔

(گستاخ کون: ص۱۷۷)

مگر دوسری طرف بریلوی شیخ الحدیث والتفسیر مولوی فیض احمد اویسی لکھتا ہے کہ:

''خدائے رحمان جس نے عرش پر قرار پکڑا''

(رسائل اویسیہ: ج۳، ص۱۶، ۱۷)

اسی طرح ''آسان ترجمہ قرآن'' مصدقہ سرفراز نعیمی و حسین نعیمی میں ہے کہ:

''اللہ ہی ہے جس نے پیدا کیا آسمان اور زمین کو چھ دن میں پھر اس نے عرش پر قرار پکڑا''۔(آسان ترجمہ قرآن:ص۸۹۶)

حنیف قریشی میں اگر ایمانی جرات اور غیرت ہے تو لگا اپنے ان بڑوں پر بھی کفر کے فتوے۔

حوالہ نمبر۱۰

اس نے اپنے مناظرے کی روئیداد میں لکھوایا ہے کہ

''نبی ﷺ کی طرف گناہ کی نسبت کرنا گستاخی ہے سورہ فتح آیت ۲۷ کا یہ ترجمہ کرنا کہ ہم نے آپ کے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دئے کرنا صحیح نہیں ہے اور اس ترجمے کے ہوتے ہوئے ہم حضور ﷺ پر عیسائیوں کی طرف سے ہونے والے اعتراض کا جواب نہیں دے سکتے''۔

(محصلہ۔گستاخ کون:ص۱۹۳۔۱۹۶)

مگر احمد رضا خان کے والد مولوی نقی علی نے کئی جگہ گناہ کی نسبت نبی کریم ﷺ کی طرف کی چنانچہ مولوی نقی علی جنہیں ''بٹیر بازی'' سے خاص شغف تھا لکھتے ہیں کہ:

''مغفرت مانگ اپنے گناہوں کی اور سب مسلمانوں مردوں اور عورتوں کیلئے''۔

(احسن الوعاء:ص۲۶)

اسی طرح یہ لکھتا ہے کہ:

''تا کہ معاف کرے اللہ تیرے اگلے پچھلے گناہ''۔

(انوار جمال مصطفیٰ:ص۱۷)

مولوی غلام رسول سعیدی کے شاگرد خاص نصر اللہ نقشبندی نے اپنی کتاب ''مقالات ابن عزیز'' میں صفحہ ۶۸ تا ۷۰ ایک پورا عنوان اس پر قائم کیا ہے کہ احمد رضا خان اور ان کے والد نے کئی جگہ گناہ کی نسبت حضور ﷺ کی طرف کی ہے۔

اب ہم پر صبح و شام گستاخ گستاخ کے فتوے داغنے والے کیا اپنے ان بڑوں کی قبروں کو بھی اس طرح دشنام طرازیوں سے سیاہ کریں گے جس طرح یہ اللہ کے نبی کے سچے عاشقان

رسول ﷺ کے خلاف صبح وشام زہر اگل کر اپنی قبر سیاہ کرر ہے ہیں؟ ۔آخر یہ دوغلا پن کیوں؟ علمائے اہلسنّت کی معمولی باتوں پر رائی کا پہاڑ کھڑا کردینے والے اپنے اکابرین کی ان عبارتوں کو عوام کے سامنے کیوں نہیں لاتے اور کیوں انہیں نہیں بتاتے کہ جن باتوں کی بنیاد پر ہم علمائے دیوبند پر گستاخ کے فتوے لگاتے ہیں وہ تمام عبارتیں تو ہمارے بڑوں کی کتابوں میں بھی موجود ہیں ۔کیا یہ دورخی اس لئے کہ علمائے دیوبند پر زبان درازی کرنے پر حلوے مانڈے ملیں گے اور اپنے اکابرین پر دشنام طرازیاں کرنے پر بدلے میں جوتے؟؟

حوالہ نمبر ۱۱

قریشی رضاخانی کہتا ہے کہ:

''احمد رضاخان فاضل بریلوی۔۔۔نے جب یہ سنا کہ اس کی توبہ کی باتیں ہورہی ہیں ۔احتیاط کے پیش نظر انہوں نے کہا کہ میں اس کو کافر نہیں کہتا''۔(گستاخ کون:ص ۱۱۸)

گویا حنیف قریشی نے اس بات کو تسلیم کرلیا کہ احمد رضاخان نے امام الموحدین شاہ اسمٰعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ کو کافر نہیں کہا۔مگر دوسری طرف فضل حق خیر آبادی کا یہ فتوی ہے کہ:

''شاہ اسمٰعیل کافر اور واجب القتل ہے جو اس کو کافر نہ کہے وہ خود کافر و لعین ہے''۔

(مھلہ ۔شفاعت مصطفیٰ:ص ۲۴۷ و خیر آبادیات ۱۳۸۔۱۴۷)

اب اگر احمد رضاخان کے قول کو تسلیم کریں تو فضل حق خیر آبادی کو کافر ماننا پڑے گا کہ وہ ایک مسلمان کو کافر اور ایسا کافر کے اس کے واجب القتل ہونے کا فتوی دے رہا ہے اور اگر فضل حق کی بات کو درست تسلیم کریں تو احمد رضاخان کو ملعون اور کافر ماننا پڑے گا کہ وہ ایک کافر کو مسلمان مان رہا ہے۔قریشی آخری تیری زبان ان کے خلاف کیوں نہیں کھلتی؟

حوالہ نمبر ۱۲

حنیف قریشی رضاخانی کے رسالے پر تقریظ لکھنے والا کاشف اقبال رضاخانی لکھتا ہے کہ:

''صدیوں سے مسلمہ امور کو بھی انتشار وافتراق کی نظر کردیا مثلاً حضور اکرم

ﷺ کی بارگاہ اقدس میں ندائیہ جملوں سے صلوۃ وسلام کا نذرانہ پیش کرنا جمیع اہل اسلام کا وطیرہ مبارکہ ہے مگر برا ہو وہابیہ گندی ذہنیت کا کہ صلوۃ و سلام کے ندائیہ کلمات پر کفر وشرک کے فتوے لگا کر اہل اسلام کو ایمان کے محور و مرکز آقا کریم ﷺ سے دور کرنا چاہتے ہیں''۔

(نداء الاخیار: ص ۱۱)

گویا صلوۃ وسلام میں جو ''یا رسول اللہ'' یا دیگر ندائیہ کلمات ہیں ان پر کفر وشرک کے فتوے لگانے والے

(۱) وہابی ہیں۔

(۲) گندی ذہنیت والے ہیں۔

(۳) نبی کریم ﷺ سے دور کرنے والے ہیں۔

مگر دوسری طرف قریشی اور کاشف اقبال رضا خانی کے مسلک کے مسعود ملت پروفیسر مسعود کے والد مفتی مظہر اللہ دہلوی یہ فتوی دیتے ہیں کہ:

''واضح ہو کہ یا رسول اللہ کہنا وقت سونے اور نشست اور ہر کار وغیرہ کے وقت ممنوع ہے اور بنیت حاضر ناظر کہنا موجب شرک ہے''۔

(فتاوی مسعودی: ص ۵۲۹، سرہند پبلیکیشنز کراچی)

کہیے قریشی صاحب علمائے دیوبند پر تو آپ نے اپنے اندر کا سنڈاس کافی نکال لیا ہے اب اپنی وہی زبان جو علمائے دیوبند کے خلاف ہر وقت نکلی رہتی ہے یہاں بھی اسی طرح استعمال ہوگی یا یہاں اپنوں سے جوتے کھانے کی ڈر کی وجہ سے۔۔۔۔

ہم نے انتہائی اختصار کے ساتھ صرف یہ چند حوالے پیش کیے (قریشی صاحب کی کتابوں میں اس کے علاوہ بھی کئی حوالے موجود ہیں) ہمارا مطالبہ قریشی سے صرف اتنا ہی ہے کہ اگر تجھے گستاخوں کا تعاقب کرنے کا اتنا ہی شوق ہے تو سب سے پہلے اپنے ان اکابر کو کفر کے گھاٹ اتار پھر دوسروں کی فکر کر۔ ہم اب بھی کہتے ہیں کہ بریلویو باز آجاؤ باز آجاؤ ورنہ وہ دن دور نہیں کہ تم منہ چھپاتے پھرو اور تمہیں چھپنے کیلئے کوئی اوٹ نہ ملے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

القواعد المفیدة لمعرفة البدعة

المعروف بہ "بدعت کی پہچان"

(دوسری قسط) محقق اہلسنت مفتی ابوقتادہ نقشبندی

اس مضمون میں سلسلہ وار ایسے قواعد کو بیان کیا جارہا ہے جن کے ذریعہ احیائے سنت اور رد بدعت اور بدعت کی پہچان میں مدد ملتی ہے۔ گزشتہ قسط میں پہلے قاعدے کا بیان تھا۔ اس قسط میں دوسرے قاعدے کا بیان ہے انشاء اللہ تقریباً پندرہ سے زائد قواعد کا ذکر کیا جائے گا (ادارہ)۔

دوسرا قاعدہ

سنت صرف فعل کا کرنا ہی نہیں بلکہ بسا اوقات اس مقام پر ترک سے بھی سنت ہوتی ہے۔

وضاحت وتشریح

سنت پیارے آقا ﷺ کے اس عمل کا نام ہے جس پر آقا علیہ الصلوۃ والسلام نے مواظبت اور دوام اختیار کیا ہو چاہے عادۃً ہو یا عبادۃً، مگر ترک بھی کبھی کبھی کیا ہو۔ (دیکھیے فتاوی شامی)

جس طرح کسی بھی عمل میں آقا ﷺ کا مواظبت کے طور پر اسے کرنا اس عمل کے سنت ہونے کی دلیل ہے بالکل اسی طرح کسی مقام پر آقا علیہ السلام کا کسی عمل کو ترک کرنا بھی اس عمل کی سنت ہے۔ جیسے آقا علیہ السلام نے دفنانے کے بعد اذان کو ترک کیا یا آقا علیہ السلام نے نماز جنازہ کے بعد اجتماعی دعا کو ترک فرمایا تو ان مقامات پر نماز جنازہ کا مسنون طریقہ یہ ہوگا کہ ہم بھی اسے ترک کردیں اور اگر کوئی کرے گا تو خلاف سنت طریقہ ہوگا۔

حوالہ جات

(۱) شارح مشکوۃ ملا علی قاری حنفی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

"المتابعة كما تكون فی الفعل يكون فی الترك ايضا فمن واظب علی فعل لم يفعل الشارع فهو مبتدع".

(مرقات المفاتیح: ج ۱، ص ۴)

ترجمہ: (آقا علیہ السلام) کی اتباع جس طرح فعل میں ہے اس طرح ترک میں بھی ہے پس جس نے کسی ایسے عمل پر ہمیشگی کی جس کو شارع علیہ السلام نے نہیں کیا وہ بدعتی ہے۔

(۲) شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ جن کے بارے میں بریلوی حضرات کا قول ہے کہ ان کا قلم نقطہ برابر خطاء نہیں کرسکتا (احکام شریعت، میزان امام احمد رضا نمبر) وہ فرماتے ہیں:

''واتباع ہم چناں کہ در فعل واجب است در ترک نیز باید بس آنکہ مواظبت نماید بر فعل آنچہ شارع نہ کردہ باشد مبتدع بود''۔

(اشعۃ اللمعات: ج ۱، ص ۱۹)

ترجمہ: اور اتباع (آقا علیہ السلام) جس طرح فعل میں واجب ہے اسی طرح ترک فعل میں بھی واجب ہے پس جو شخص ایسے فعل پر ہمیشگی کرے جو کہ شارع نے نہیں کیا تو وہ بدعتی ہے۔

ان حوالہ جات سے واضح پتہ چلتا ہے کہ بدعت صرف عقیدے کی نہیں بلکہ عمل کی بھی ہوتی ہے۔

(۳) شیخ احمد رومی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

"كما ان فعل مافعله ﷺ كان سنة كذالك ما ترك ﷺ مع وجود المقتضى و عدم المانع منه كان سنة ايضا فانه ﷺ لما امر بالاذان في الجمعة دون العيدين كان ترك الاذان فيها سنة و ليس لاحد ان يزيده". (مجالس الابرار: ص ۱۵۳)

ترجمہ: جیسا کہ فعل میں جو کہ آقا ﷺ نے کیا ہو کرنا سنت ہے اسی طرح اس کا ترک کرنا جیسا کہ آقا ﷺ نے ترک کیا اس کے مقتضی کے وجود اور مانع کے نہ ہونے ساتھ وہ بھی سنت ہے کیونکہ جب آقا ﷺ نے جمعہ میں اذان کا حکم دیا اور عیدین میں ترک کیا تو عید کی نماز کیلئے اذان نہ دینا سنت ہے اور کسی کیلئے جائز نہیں کہ اس پر زیادتی کرے۔

اس عبارت میں دو شرطوں کا ذکر ہے اس پر اگلے قاعدے میں تفصیلی بحث ہے۔

(۴) امام شاطبی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ:

"فلا يصح العمل به ايضا لان ترك العمل به من النبي ﷺ

في جميع عمره". ((الاعتصام:ج۱،ص۲۸۷)

ترجمہ: پس اس پرعمل کرنا اسی طرح درست نہیں کیونکہ نبی ﷺ نے اس پرعمل کوترک کیا تمام زندگی مبارکہ میں۔

(۵) شیخ علی محفوظ لکھتے ہیں کہ:

"اما ما تركه الرسول ﷺ فاعلم ان سنة النبي ﷺ كما تكون بالفعل تكون بالترك فكما كلفنا الله تعالى باتباع النبي ﷺ في فعله ... اذالم يكن من باب الخصوصيات كذالك طالبا باتباع في تركه فيكون الترك سنة".

(الابداع فی مضار الابتداع:ص۴۱)

ترجمہ: بہرحال جس کورسول اللہ ﷺ نے ترک کیا ہو پس تو جان لے کہ نبی ﷺ کی سنت جس طرح فعل میں ہے اس طرح ترک میں بھی ہے۔پس جس طرح اللہ نے ہمیں نبی ﷺ کی اتباع کا مکلف کیا ہے اس فعل میں جو خصوصیات کے باب میں سے نہ ہو اسی طرح ہم سے آقا ﷺ کی اتباع کا مطالبہ ترک میں بھی ہے۔پس ترک سنت ہے۔

اس کو دوطرح سے نقل کیا جاتا ہے (اعلام الموقعین ج۲ص ۳۸۹،۳۹۱) ایک یہ کہ صحابی تصریح فرمائے کہ آقا علیہ الصلوۃ والسلام نے اس طرح سے ترک کیا اور نہیں کیا، دوم یہ کہ صحابہ رضی اللہ تعالی عنہم کا نقل نہ کرنا اس فعل کو حالانکہ وہ حریص تھے آقا علیہ الصلوۃ والسلام کی اداؤں کے اپنانے اور پھیلانے میں۔

ان تمام حوالہ جات سے پتہ چلا کہ کسی مقام پر آقا علیہ الصلوۃ والسلام کا کسی فعل کو دوامانہ کرنا اس مقام کی سنت ہے۔خود بریلوی عالم مفتی احمد یار نعیمی نے بھی بدعت سیئہ کی تعریف ان الفاظ سے کی ہے کہ جو''دافع سنت ہو''۔(جاء الحق:ص۲۲۱)

اس سے نتیجہ نکلا کہ ایسے تمام مقامات جہاں آقا علیہ الصلوۃ والسلام نے کسی فعل کو دواما ترک کیا ہو اس جگہ مستقل کوئی فعل کرنا دافع سنت ہوگا اور بقول مفتی احمد یار کے''بدعت سیئہ''ہوگا۔اس قاعدے سے درج ذیل امور کا بدعات ہونا پتہ چلا:

مثالیں:

(۱) اذان سے پہلے درود بدعت ہے اور اس کا ترک کرنا اذان کا مسنون طریقہ ہے۔
(۲) نمازوں کے بعد ذکر بالجہر لا الہ الا اللہ کرنا، کیونکہ آقا علیہ السلام نے اس مقام پر اس ذکر کو ترک کیا، پس سنت یہ ہے کہ ہم بھی ترک کریں۔
(۳) یوم ولادت نبی علیہ السلام پر خود نبی علیہ السلام کا ولادت منانے کو ترک کرنا سنت ہے۔
(۴) قبر پر دفنانے کے بعد اذان نہ دینا سنت ہے اور جو اس کی مستقل خلاف ورزی کرے شیخ عبد الحقؒ اور ملا علی قاریؒ کے مطابق بدعتی ہے۔
(۵) مرنے کے بعد اجتماعی ایصال ثواب کو نہ کرنا بصورت قل وغیرہ یہ اس عمل کی سنت ہے اور جو مستقل کرے وہ بدعتی ہے۔
(۶) قبر کو پختہ نہ کرنا، دفنانے کی سنت ہے اور جو کرے اور مزار بنالے وہ خلاف سنت ہے۔

بقیہ: ۲۲/رجب کے کونڈے...

اور دوسری طرف اس عمل کو توہین صحابی کے لیے کیا جاتا ہے، لہٰذا اس کو ایصالِ ثواب کے زمرہ میں رکھ کر کرنے کی اجازت نہیں دینا چاہیے، کیونکہ اس میں بہر صورت بائیس رجب کو بھرے جانے والے ان کونڈوں سے مکمل مشابہت ہے جو شیعہ لوگ بغض معاویہ کی نیت سے کرتے ہیں جب اس واقعہ کی کوئی حقیقت واصلیت نہیں، اول تا آخر من گھڑت ہے اور ایک مردود فرقۂ شنیعہ شیعہ کی اختراع وایجاد ہے، اس سے بڑھ کر اسے چھوٹا اور بے اصل ہونے کی کیا دلیل ہے کہ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنی زندگی میں فرمارہے ہیں کہ کونڈے بھر کر جو اس کا ایصال ثواب مجھے کرے اور پھر لکڑ ہارا کی بیوی آپ کی زندگی میں آپ کو ایصال ثواب کر رہی ہے یہ کتنی چھوٹی اور من گھڑت بات ہے کہ ایصال ثواب تو ان لوگوں کو کیا جاتا ہے کہ جو دنیا سے وصال کر جاتے ہیں اور نہ کونڈوں کو ایصال ثواب کیا جاتا ہے زندوں کے کیونکہ زندوں کے ملک کیا جاتا ہے۔

اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''جو کسی قوم کی مشابہت کرے گا وہ ان کا ہی ایک فرد ہوگا'' اس لیے اہل سنت کو بائیس رجب المرجب کو کونڈے بھرنے سے مکمل اجتناب کرنا چاہیے امید ہے کہ میرے یہ چند الفاظ ہر پڑھنے والے کے لیے ذریعہ ہدایت ہوں گے۔ وما توفیقی الا باللہ، فاعتبروا یا اولی الابصار'' (دشمنان امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا علمی محاسبہ: ج ۲، ص ۵۰۲ سے ۵۰۵ تک)

اللہ ہمیں صحابہ کرام سے عقیدت ومحبت استقامت سے رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

۲۲ر رجب کے کونڈے بریلوی علماء کی نظر میں

مناظر اسلام مولانا کاشف رضا

چونکہ لوگ مختلف مزاج رکھنے والے ہوتے ہیں بعض ایسے بھی ہوتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ اگر ہمیں ہمارے اکابرین کے فتاویٰ جات دکھادئے جائیں کہ یہ کونڈے جائز نہیں ہیں تو ہم اس رسم بد کو ترک کردیں گے اور ہم بعض بریلویوں کی تحریریں پڑھ کر تو حیران ہی ہوجاتے ہیں کہ ۲۲ر رجب سرے سے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کا یوم وفات نہیں ہے حالانکہ اگر وہ اپنے مسلک کے بہت بڑے عالم ابوداود محمد صادق کا رضائے مصطفیٰ کا رجب کا شمارہ دیکھ لیتے تو ان کی آنکھیں کھل جاتی کہ ۲۲ر رجب یوم وفات صاف تسلیم کیا گیا ہے اور بریلوی علامہ حکیم ابوالوحید محمد صدیق صاحب لکھتے ہیں کہ صحیح قول یہی ہے کہ آپ کی وفات شریف ۲۲ر رجب المرجب کو ہوئی ہے اس کی تصدیق مندرجہ ذیل کتب کے حوالہ جات سے کی جاسکتی ہے۔ ① البدایہ والنہایہ: ج۸،۱۴۳ ② الکامل: ج۳،ص۲۶۰ ③ اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ: ج۴،ص۳۲۶ ④ طبری: ج۵،ص۳۲۶ ⑤ رحمۃ للعالمین: ج۲،ص۱۸۱ ⑥ تاریخ اسلام اکبر شاہ نجیب آبادیؒ: ج۲،ص۴۶، ⑦ تحفۃ العوام شیخ غلام لاہور: ص۶۳ (کونڈوں کا ختم اپنی حقیقت میں: ص۵۱،۵۲)

یہی حکیم صاحب لکھتے ہیں:

> اس ختم کی ابتدا کسی سنی نے نہیں کی بلکہ روافض نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی وفات کی خوشی اور تبرابازی کی بنا پر اس کو ایجاد کیا......اس کی بنیاد صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے بغض وعناد پر استوار کی گئی ہے۔(ایضاً: ص۴۷)

مزید لکھتے ہیں:

> ”اس مسئولہ کونڈوں کے ختم کا ثبوت اور جواز کہیں سے بھی ثابت نہیں، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم وتابعین رحمۃ اللہ علیہم وتبع تابعین وائمہ مجتہدین وسلف صالحین وعلمائے راسخین رحمۃ اللہ علیہم میں سے کسی نے بھی ایسا ختم نہیں دلایا“۔

(ایضاً: ص۲۳)

مزید لکھتے ہیں:

''۲۲/ رجب کو کونڈوں کے پردے میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی وفات پر جشن عید مسرت منانے میں غیر شعوری طور پر مسلمان دشمنان صحابہ کے ساتھ شامل ہو گئے۔(ص ۲۱)

حکیم صاحب مزید لکھتے ہیں:

دشمنان صحابہ رضی اللہ عنہم نے اس آغاز کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لیے محبت اہل بیت کا دعویدار بن کر صرف حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی مظلومیت اور مظالم یزید کے تکرار کے ذریعہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم کے خلاف بغض وعناد پیدا کرنے کی کوشش کی اور کرتے چلے آرہے ہیں، اسی طرح حضرت امام جعفر صادق کے کونڈوں کی رسم ایجاد کر کے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے خلاف ایک فضا پیدا کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔(ص ۱۶)

علامہ مقبول احمد رضوی جلالی مہتمم دار العلوم محمد یہ رضویہ فاروقیہ شادیوال گجرات نے حکیم صاحب کے متعلق لکھا ہے:

''محقق اسلام حضرت مولانا علامہ حکیم ابو الوحید محمد صدیق نقشبندی مجددی دامت برکاتہ'' (سنی شیعہ بھائی بھائی کیسے؟:ص ۵۰)

مولوی محمود الحسن بدایونی الورای جو کہ بریلوی مسلک کے جید عالم ہیں جن کی تائید اور تصدیق بریلویوں کی معتبر کتاب ریاض الفتاویٰ ج ۳، ص ۲۳۶ پر یوں درج ہے کہ مولانا محمود الحسن صاحب الوری مدظلہ العالی علمائے اہل سنت میں سے ہیں انہوں نے جو تحریر فرمایا بجا فرمایا (کونڈوں کے متعلق)

مولانا محمود لکھتے ہیں:

''کونڈوں کی کتاب داستان عجیب کو سب سے پہلے امیر مینائی کے صاحبزادے خورشید احمد مینائی نے سال ۱۹۰۶ء میں رامپور میں چھپوا کر تقسیم کرایا تھا اور والی رام پور نواب حامد علی خان (جو کٹر شیعہ تھا) نے داستان عجیب کی اشاعت اور کونڈوں کی عام ترویج پر اپنی گہری دلچسپی کا

اظہار کیا تھا پس الناس علی دین ملوکہم کے تحت اور نواب کی رضا جوئی کی
خاطر رام پور کے سنی مسلمانوں نے بھی اس زمانے میں اس رسم کو اپنانا
شروع کر دیا تھا"۔ (کونڈوں کی حقیقت: ص۲۶، ۲۷)

معلوم ہوا کہ شیعوں نے یہ رسم بد صحابہ دشمنی میں پھیلائی اور جہلا ساتھ ملتے چلے گئے۔
بریلوی جید عالم شیخ الحدیث محمد علی نے ایک کتاب لکھی ہے "دشمنان امیر معاویہ کا علمی محاسبہ" اس کے شروع میں مندرجہ ذیل علماء نے تقریظ لکھ کر کتاب کی تصدیق و تائید کی ہے:
① شارح بخاری سید محمود احمد رضوی لاہور ② شیخ الحدیث غلام رسول فیصل آبادی ③ علامہ مفسر قرآن شیخ الحدیث مولانا فیض احمد اویسی ④ مناظر بریلویہ مولانا عبد التواب صدیقی اچھروی ⑤ پیر طریقت حضرت علامہ الٰہی بخش لاہور ⑥ شیخ العرب والعجم علامہ فضل الرحمٰن مدینہ منورہ ⑦ پیر طریقت سید باقر علی شاہ۔

یہ سب القابات کتاب میں درج ہیں اور اس سے زائد بھی ہیں ہم نے اختصار سے نقل کیے ہیں تا کہ پتہ چلے کہ بریلویوں میں ان کی اہمیت کیا ہے۔

اب ہم اتنے جید بریلوی علماء کی مصدقہ کتاب "دشمنان امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا علمی محاسبہ" (ج۲، ص۵۰۲ سے ۵۰۵ تک) سارا ہی نقل کر دیتے ہیں تا کہ رہی سہی کسر نکل جائے۔

"بائیس رجب المرجب دراصل حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے وصال کا دن ہے اور یہ بات شک و شبہ سے بالا ہے کہ اہل تشیع کو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ ایک آنکھ نہیں بھاتے بلکہ انہیں دشمن تصور کرتے ہیں تو دراصل بائیس رجب کے دن امیر معاویہ کے وصال کی شیعہ لوگ کونڈے بھر کر خوشی کا اظہار کرتے ہیں گویا یہ دن اہل تشیع کے لیے یوم عید ہے نام لیتے ہوامام جعفر صادق کا اور نیت تمہاری یہ کہ کونڈے خوشی ہے معاویہ کے مرنے کی، اسی بات کا شاہد ایک مضمون میری نظر سے گزرا ہے جس میں لکھنؤ کے اہل تشیع کا واقعہ بیان کیا گیا تھا، وہ یہ کہ لکھنوی شیعوں نے جب ایک مرتبہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے یوم وصال بائیس رجب کو خوشی کے طور پر منانے کا پروگرام بنایا، پھر اس دن انہوں نے جی بھر کر امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہا جس سے اہل سنت کو غیظ و غضب آیا اور دونوں میں لڑائی تک نوبت پہنچی اور اس میں شیعوں کو سخت جانی اور مالی نقصان اٹھانا پڑا، اس کے بعد انہوں نے پروگرام یہ بنایا کہ اسے خفیہ طریقہ سے شروع کیا جائے اور امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے نام کی بجائے "امام جعفر کے کونڈے" کے نام سے اسے شہرت دی جائے تا کہ سنیوں سے محاذ آرائی

بھی ختم ہو جائے اور اس نسبت کی وجہ سے وہ بھی اس میں شریک ہو جائیں گے کیونکہ امام جعفر صادق کے ساتھ اہل سنت کو بھی عقیدت ومحبت ہے لہٰذا انہوں نے اس کو رواج دینے کی خاطر من گھڑت واقعات کا سہارا لیا اور کہا کہ ان کونڈوں میں سے اگر کوئی کھانا چاہے تو امام جعفر صادق کی وصیت کے مطابق اسے اندر بیٹھ کر ہی کھائے، باہر نکالنے کی اجازت نہیں ہے۔اس چال میں ہم اہل سنت کے بہت سے لوگ آگئے، اور بعض دفعہ لکڑ ہارے کے مذکورہ واقعہ کے پیش نظر غریب سنی کہیں سے قرض اٹھا کر کونڈے بھرنے لگے اور انکار کی صورت میں بربادی کا خوف آنے لگا، شیعوں کی دیکھا دیکھی سنیوں نے بھی بائیس رجب کو امام جعفر کے کونڈے بھرنے شروع کردیئے اور وہی قیود وشرائط لگائیں جو انہوں نے گھڑ رکھی تھیں، اس چال میں آنے والے اہل سنت افراد اس کی تہ تک نہ پہنچ سکے، اور وہ اسے ایصال ثواب کا ایک طریقہ سمجھ کر اپنا بیٹھے، لیکن حیرت ایسے علماء پر ہے جو حقیقت حال سے باخبر ہوتے ہوئے پھر یہ کہہ دیتے ہیں کہ یہ ایک ایصال ثواب کا طریقہ ہے اس حد تک اس کے کرنے میں کوئی حرج نہیں، ایصال ثواب کی مخالفت دیوبندی یا غیر مقلد کرتے ہیں، ہم اہل سنت ایصال ثواب کے قائل ہیں، لہٰذا کونڈے بھرنے میں کوئی مضائقہ نہیں، گویا یہ علماء ''غلام حسین نجفی'' والے ہی الفاظ کہتے ہیں ان علماء کو یہ دیکھنا چاہیے کہ شیعوں نے یہ طریقہ ایصال وثواب کے لیے نہیں بلکہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے انتقال کی خوشی منانے کے لیے گھڑا ہے، ایک صحابی رسول کی توہین اور ان سے برأت کی خاطر اس کو وضع کیا گیا، ان کا مقصد وحید صرف حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے خلاف دل کی بھڑاس نکالنا ہے، لہٰذا یہ کیونکر جائز ہو سکتا ہے اعلیٰ حضرت نے احکام شریعت میں لکھا ہے کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی کسی قسم کی برائی کرنے والا جہنمی کتا ہے تو پھر اس قبیح عمل کو یہ کہہ کر خود کرنا اور دوسروں کو کرنے کی اجازت دینا کہ یہ ایک ایصال ثواب کا طریقہ ہے کہاں تک اس کی اجازت ہے؟ قرآن کریم کی نص قطعی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ''راعنا'' کہنے سے منع فرمادیا کیونکہ کچھ بدباطن اس کے عین کی کسرہ کو کھینچ کر اس لفظ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کا ارتکاب کرتے تھے اور صحابہ کرام اس سے کسی قسم کا غلط تصور لے کر نہیں بولتے تھے، اس کے باوجود صحابہ کرام کو ہی خطاب فرما کر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یا ایہا الذین امنوا لاتقولوا راعنا'' گویا ایک لفظ کو اگر معمولی سی تبدیلی سے پڑھ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کا قصد کوئی کر سکتا ہے تو اس لفظ کی ادائیگی سے ہی منع کر دیا گیا، اسی طرح کونڈے بھرنے کا معاملہ ہے کہ ایک طرف ایصال ثواب کرنے والے ہیں (بقیہ صفحہ ۳۸ پر)

گستاخ کا چہرہ

(قسط سوم)

پروفیسر ابوالحقائق خراسانی

گستاخی ۱۹

مولوی عمر اچھروی بریلوی لکھتا ہے کہ:

''تو میرے خیال میں مصنف مذکور جو قرآن شریف نبی ﷺ پر اترا ہے
اس کی اتباع کی کیا ضرورت ہے۔ کسی لڑے یا دیواے یا کتی وغیرہ کے
نازل شدہ قرآن پر بھی ایمان لے آئے''۔ (مقیاس حنفیت: ص ۲۲۴)

اس عبارت میں مذکورہ بریلوی نے یہ تاثر دینے کی کوشش کی ہے کہ گویا کوئی کتاب کتے وغیرہ پر بھی نازل ہوئی ہے (معاذ اللہ) اور پھر اس پر قرآن کا اطلاق کر کے شدید گستاخی کا ارتکاب کیا گیا ہے۔

گستاخی ۲۰

یہی مولوی عمر بریلوی لکھتا ہے کہ:

''حضور ﷺ زوجین کے جفت ہونے کے وقت بھی حاضر و ناظر ہوتے
ہیں''۔ (مقیاس حنفیت: ص ۲۹۱)

لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔ ظلم کی بھی آخر کوئی حد ہوتی ہے۔ کفر و گستاخی میں اس قدر شدت کہ نبی ﷺ کو بھی معاف نہ کرنا یہ رضاخانی جماعت کے اکابرین کا شیوہ ہے۔ اس قدر شرم و غیرت کے مقام پر آپ ﷺ کی موجودگی کا اقرار کرنا کس قدر عقیدہ سوز نظریہ ہے۔ وہ نبی جو شرم و حیاء کا پیکر ہے اور غیرت مندوں کے امام ہیں ان کے بارے میں یہ کہنا کہ وہ اس موقع پر حاضر (موجود) اور ناظر (سارے واقعہ کو دیکھ رہے) ہوتے ہیں کس قدر گستاخی اور بے حیائی ہے۔ اس کا فیصلہ ہم انصاف پسند قارئین پر چھوڑتے ہیں۔

گستاخی ۲۱: حضور ﷺ پر گانا سننے کی تہمت معاذ اللہ

محمد شریف نوری بریلوی لکھتا ہے:

''حضور ﷺ نے لونڈی کو بلوایا اور لونڈی نے گانا گایا اور حضور ﷺ اور حضرت فاروق اعظمؓ نے سماعت فرمایا''۔

(کیا قوالی جائز ہے نوری کتب خانہ لاہور)

گستاخی ۲۲: شیخ جیلانیؒ میں حضور ﷺ کی تمام صفات موجود ہیں

مولوی احمد رضا خان بریلوی لکھتا ہے کہ:

''حضور پرنور سیدنا غوث اعظم حضور اقدس وانور سید عالم ﷺ کے وارث کامل اور نائب تام وو آئینہ ذات ہیں کہ حضور پرنور ﷺ مع اپنی جمیع صفات جمال وکمال وافضال کے ان میں متجلی ہیں''۔

(فتاوی افریقہ: ص ۱۱۲، برکاتی پبلشرز کراچی)

گستاخی ۲۳: نبی ﷺ کو مجرموں کا حامی کہنا

احمد رضا خان کا بھائی مولوی حسن رضا بریلوی حضور ﷺ کے بارے میں لکھتا ہے کہ:

عجب کرم ہے کہ خود مجرموں کے حامی ہیں
گناہ گاروں کی بخشش کرانے آئے ہیں

(تنقیدات: ص ۳۸)

اہلسنت کا عقیدہ ہے کہ حضور ﷺ گناہ گاروں مجرموں کی شفاعت ضرور فرمائیں گے، لیکن آپ کو مجرموں کا حامی کہنا درست نہیں، کیا کوئی بھی عزت دار اور دیانت دار اپنے بارے میں لوگوں کا یہ تاثر سننا گوارا کرے گا کہ وہ تو مجرموں کے حامی ہیں؟ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو نبی کریم ﷺ کے بارے میں یہ گستاخی کیوں؟

گستاخی ۲۴: ابلیس کیا حضور ﷺ سے زائد جگہوں پر حاضر ہے

مولوی عبدالسمیع رامپوری بریلوی لکھتا ہے کہ:

''اصحاب محفل میلا دتو زمین کی تمام پاک وناپاک مجالس مذہبی اور غیر

مذہبی میں حاضر ہونا رسول ﷺ کا دعویٰ نہیں کرتے ملک الموت اور ابلیس
کا حاضر ہونا اس سے بھی زیادہ تر مقامات پاک و ناپاک کفر و غیر کفر میں
پایا جاتا ہے"۔(انوار ساطعہ:ص ۳۵۹)

کیا نبی ﷺ کو شیطان پر قیاس کرنا اور نبی ﷺ کے فضائل کے بیان کیلئے شیطان کی مثالیں دینا اور پھر ظلم یہ ہے کہ شیطان کو نبی ﷺ سے زائد مقامات پر حاضر ناظر کہہ کر معاذ اللہ شیطان کو نبی ﷺ پر افضلیت دینا کیا یہ کھلی ہوئی گستاخی اور کفر نہیں؟

گستاخی ۲۵: کیا نبوت محمدی زوال پذیر ہو چکی ہے

مولوی ابوالحسنات قادری بریلوی لکھتا ہے کہ:

"آقائے ۔ یعنہ رحمت مجسّم ﷺ نے اس آیت سے رائحہ انتقال پائی اس
لئے کہ ہر شے میں بعد کمال زوال ہوتا ہے
چوں آفتاب بنصف النہار یافت کمال
مقرراست کہ روئے نہد بسوئے زوال"۔

(اوراق غم:ص ۱۳۱،ضیاء القرآن پبلیکشنز)

ہمارا تو عقیدہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کیلئے ہر آنے والا دن آپ کیلئے زوال نہیں بلکہ مزید ترقی والا ہے۔

گستاخی ۲۶: نبی ﷺ کی طرف ذلت کی نسبت

مولوی احمد رضا خان بریلوی لکھتا ہے کہ:

کثرت بعد قلّت پہ اکثر درود
عزت بعد ذلت پہ لاکھوں سلام
(حدائق بخشش:ص ۲۴،حصّہ دوم)

اس شعر کے متعلق پیر نصیر الدین نصیر بریلوی لکھتا ہے کہ:

"انہوں (احمد رضا) نے ذلت کی نسبت آپ کی ذات عالیہ کی طرف

(بقیہ:ص نمبر ۵۴)

گھر پیر کا بجلی کے چراغوں سے ہے روشن

انتخاب: غلام مصطفیٰ نقشبندی

تحریر: قدرت اللہ شہاب

زیر نظر مضمون مشہور بیوروکیٹ قدرت اللہ شہاب کی مشہور و معروف کتاب ''شہاب نامہ'' سے لیا گیا ہے۔ یہ واقعہ کوئی افسانہ نہیں بلکہ مبنی بر حقیقت ہے ۱۹۵۲ میں قدرت اللہ شہاب جھنگ شہر میں ڈپٹی کمشنر مقرر ہوئے وہاں یہ واقعہ خود انہوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا اس واقعہ سے بریلویوں کے اخلاق اور ذہنی پستی کا بخوبی اندازہ ہوسکتا ہے مزاروں کے حضور لڑکیوں کے نذرانوں کا جو تصور احمد رضا خان نے ملفوظات میں پیش کیا تھا بریلویوں نے اسے حقیقت کا جامہ پہنانے میں کوئی کسر نہ چھوڑی

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

حضرت قبلہ و کعبہ فخر سالکاں رہنمائے عاشقاں

آفتاب طریقت ماہتاب معرفت

جناب مخدوم زادہ غلام مرشد خان صاحب

پیر، لینڈ لارڈ اینڈ لیڈر

یہ کسی مزار کا کتبہ نہیں بلکہ ایک جیتے جاگتے انسان کا تعارفی کارڈ ہے جو ایک بہت بری گدی کے سجادہ نشین ہیں۔ آپ پکی سڑکوں پر ماسٹر بیوک استعمال کرتے ہیں، کچی سڑکوں کیلئے شیورلٹ اسٹیشن ویگن ہے۔ شکار کیلئے جیپوں کا انتظام ہے۔ اس کے علاوہ دس بارہ اعلیٰ نسل کے گھوڑے ہیں جن پر وہ خود کبھی سوار نہیں ہوتے۔ تین ساڑھے تین درجن نسلی کتے ہیں۔ جن کی خدمت کیلئے بہت سے خادم مامور ہیں۔ کبوتروں کا بھی شوق ہے اور گاہے بگاہے بٹیروں کی پالی سے بھی جی بہلا لیا کرتے ہیں۔

درگاہ شریف پر درویشانہ ٹھاٹھ لیکن مریدوں کی سہولت کیلئے کئی بڑے بڑے شہروں میں جدید طرز کی کوٹھیاں بنا رکھی ہیں۔ گدی کے نام دو ہزار ایکڑ اراضی وقف ہے۔ یوں بھی سال بھر میں مریدان باصفا سے لاکھ ڈیڑھ لاکھ روپیہ نذرانہ وصول ہو جاتا ہے۔ صوفیائے کرام کا مسلک ہے کہ

دنیاوی مال و متاع راہ سلوک کا راہزن ہوتا ہے۔ چنانچہ اپنے ایمان کی سلامتی کیلئے سجادہ نشین صاحب روپیہ پیسہ جمع کرنے کی خطاء نہیں کرتے اور ہر سال درگاہ شریف کی ساری آمدنی بڑے سلیقے سے ٹھکانے لگاتے رہتے ہیں۔ گرمیوں میں مری، کوئٹہ، ایبٹ آباد اور سردیوں میں لاہور، پشاور اور کراچی کے شہروں کو فیض پہنچایا جاتا ہے۔ سالانہ عرس کے موقعہ پر گاؤں کے لوگ روحانی ثواب حاصل کرتے ہیں اور اس طرح سجادہ نشین صاحب سارا سال اپنے مریدین کی خاطر دینی اور دنیاوی مجاہدوں میں منہمک رہتے ہیں۔

سالانہ عرس شریف کا آخری دن ہے۔ محفل سماع کیلئے دھوم دھام کا اہتمام ہے۔ عود، لوبان اور اگربتیاں سلگ رہی ہیں۔ گلاب پاش سجے ہوئے ہیں۔ مشک کافور کی مہک فضا میں رچی ہوئی ہے، سجادہ نشین صاحب منقش عبا پہنے گدی پر متمکن ہیں۔ چہرے پر جمال اور آنکھوں میں جلال ہے۔ سامنے باریک چقوں کے سامنے عورتوں کی مجلس ہے۔ سجادہ نشین صاحب کی چشم بصیرت بڑی خوش اسلوبی سے چقوں کے آر پار گھوم رہی ہے۔ گدی کے دائیں ہاتھ افسران ضلع کی نشستیں ہیں دائیں جانب پیر بھائی، روسا اور سیاست پیشہ اصحاب براجمان ہیں۔ ایک کونے میں درویشوں کا گروہ ہے، جن پر قوالی کے دوران یکے بعد دیگرے ''حال'' طاری ہوگا۔ وجدان کی سہولت کیلئے لاہور سے طریقت پسند لڑکوں کی ایک پارٹی بھی آئی ہوئی ہے اور وہ باریک ململ کے کرتے اور ترچھی ٹوپیاں پہنے بڑے ادب سے دوزانو بیٹھے ہیں۔ ان سب کے درمیان قوالوں کی چوکڑی اپنا سازو سامان تیار کئے مستعد بیٹھی ہے اور پیچھے حد نگاہ تک زائرین کا اجتماع ہے۔ یہ عقیدت مند دور دراز مقامات سے آئے ہوئے ہیں ان کے پاس سواری کیلئے نہ موٹریں ہیں نہ گھوڑے اور پالکیاں ہیں۔ لیکن ہر سال روحانیت کی کشش انہیں سفر وسیلہ ظفر کی ہر دشواری اور صعوبت کے باوجود یہاں کھینچ لاتی ہے شائد یہ لوگ اپنے ہل کا بیل فروخت کر کے یہاں آئے ہیں؟ شائد انہوں نے اپنی بیویوں کا زیور یا اپنی بیٹیوں کا جہیز گروی رکھ کر نذرانے کا بندوبست کیا ہے؟ شائد یہ واپس لوٹیں گے تو انہیں کئی کئی روز فاقوں کا سامنا کرنا پڑے گا، کیونکہ ان کے گندم کی فالتو ذخیرے درگاہ شریف کے لنگر کی بھینٹ چڑھ گئے ہیں۔۔۔۔

قوالوں کی پارٹی نے بڑی خوش مستی کے ساتھ ہارمونیم کا ساز چھیڑا، طبلہ پر تھاپ پڑی، جامی کی غزل فضاء میں لہرائی۔ درویشوں کے سر گھومنے لگتے ہیں، طریقت پسند لڑکے بیٹھے ہی بیٹھے بڑی ادا سے کمر مٹکاتے ہیں۔ سجادہ نشین صاحب کا مورچھل طرہ بھی جنبش میں آجاتا ہے، جیسے بین

کی آواز پر سانپ کا پھن لہرا رہا ہو۔۔۔ایک ایک بول ایک ایک تال پر روحیں بے اختیار پھڑکتی ہیں۔افسر لوگ اپنے وقار کی بندشوں سے مجبور ہو کر کبھی کبھی محض سر ہلا دینے پر اکتفاء کرتے ہیں۔سیاست پیشہ اصحاب بھی اپنے منصب کی رعایت سر کی جگہ چوری چوری پاؤں ہلاتے ہیں۔دیہاتی عقیدت مندوں کا ہجوم جو اکثر فارسی زبان سے بے بہرہ ہے نہ سر ہلاتا ہے نہ پاؤں، لیکن پیر بھائی، درویش اور طریقت پسند لونڈے آپے سے باہر ہو رہے ہیں۔وہ بے اختیار گردنیں مٹکاتے ہیں، سجدوں میں گرتے ہیں، گھٹنوں کے بل کھڑے ہو ہو کر ہاتھوں کی نرت کے ساتھ راگنیوں کی تان پر جھومتے ہیں۔اور جب قوالوں کے گلے خوب گرما جاتے ہیں تو کوئی ایک درویش ہو حق کا نعرہ لگا کر میدان میں کود پڑتے ہیں۔ایک صاحب اپنی سفید داڑھی کو مٹھیوں میں بھینچ کر والہانہ رقص کر رہے ہیں، دو درویش ایک دوسرے کے گلے سے لپٹے رموز بے خودی کے روز و نیاز میں مشغول ہیں اور بار بار ترچھی ٹوپیوں والے لڑکوں کے پاس جا جا کر پچھاڑیں کھاتے ہیں جوان کی وارفتگی کو سہارا دینے خاص طور پر لاہور سے مدعو کیے گئے ہیں۔ساری محفل مودبانہ کھڑی ہو جاتی ہے، عقیدت مند جھک جھک کر دونوں ہاتھوں پر ایک ایک دو دو پانچ پانچ روپے رکھ کر سجادہ نشین کے حضور میں پیش کرتے ہیں۔جو انہیں چھو چھو کر قوالوں کے حوالے کر دیتے ہیں۔ایک طالب علم نے اپنا فونٹین پین نذر کیا ایک صاحب دل نے اپنا کوٹ اتار کر پھینک دیا، ایک کسان جو کے ستو کی پوٹلی پیش کرتا ہے جسے غالباً وہ زاد راہ کے طور پر اپنے ساتھ لایا تھا۔

جامی، خسرو، اقبال، بلھے شاہ، خواجہ فرید۔۔۔رات کے ڈیڑھ بجے جب محفل سماع برخاست ہوتی ہے تو سجادہ نشین صاحب بڑے اخلاق سے اپنے دائیں بائیں بیٹھے ہوئے افسروں اور رئیسوں کو اس خیمے میں چلنے کی دعوت دیتے ہیں جو درگاہ شریف سے کچھ ہٹ کر ایک حویلی کے صحن میں نصب کیا گیا ہے۔اس خیمے میں مقربین خاص کے علاوہ اور کسی کا گزر ممکن نہیں۔"راہ سلوک" میں یہ خیمہ اس مقام پر واقع ہے جسکے متعلق کہا گیا ہے کہ جلتے ہیں جبرائیل کے پر جس مقام پر! کیونکہ اس خیمے میں لاہور، ملتان، اور لائلپور کے نامی گرامی گانے اور مجرا کرنے والی فنکاریں اتری ہوئی ہیں۔۔۔۔۔

قوالی خدا اور مریدوں کو خوش کرنے کا ذریعہ تھی۔فنکاروں کا مجرا افسروں اور رئیسوں کی خوشنودی کیلئے منعقد ہوتا ہے۔دین اور دنیا کے اس امتزاج میں سجادہ نشین کیلئے بڑی برکات کا نزول مضمر ہے۔مجرے والے خیمے میں پہنچ کر سجادہ نشین صاحب اپنی زرکار قباء اتار دیتے ہیں اور

لہراتے ہوئے طرے والے ''سبز پگڑی'' بھی خادم خاص کے حوالے کر دیتے ہیں خادم اس دستار فضیلت کو چاندی کی طشتری میں رکھ کر باہر لے جاتا ہے۔خدا جانے اب یہ پگڑی کہاں جائے گی؟ شائد یہ پگڑی نبی بخش لوہار کے گھر چلی جائے جس کی بیٹی نے ابھی ابھی اپنی عمر کا سولہواں سال پورا کیا ہے۔شائد یہ پگڑی روشن دین معمار کے گھر پہنچ جائے جس کی جمیلہ پر شباب کے پھول تازہ تازہ کھلے ہیں۔۔۔شائد۔۔۔۔۔

یہ پگڑی بڑی عصمت اور وقار والی پگڑی ہے۔اس پگڑی میں اولیاء کرام کی وراثتِ پارینہ محفوظ ہے۔اس پگڑی کے ساتھ بزرگی، عظمت اور معرفت کی روایات صادقہ وابستہ ہیں۔اس پگڑی کے سہارے اوتاد اور ابدال اور قطاب عرش منیر کے کنگروں تک پہنچتے رہے ہیں۔اس پگڑی کے سلوٹوں سے فیض کے چشمے بہتے آئے ہیں۔صدیوں سے بندگان خاص و عام کو یہ پگڑی انوار و تجلیات و مشاہدات سے سرفراز کرتی رہی ہے۔یہ بڑی مرادوں والی پگڑی ہے۔اس پر ایجاب و قبول کے سب دروازے وا ہیں۔یہ پگڑی خدا کی بارگاہ سے بھی خالی نہیں لوٹتی لیکن جب یہی سحر کار دستار کسی نبی بخش لوہار یا روشن دین معمار یا چراغ علی کسان کے گھر اچانک جا پہنچتی ہے، تو پیاری پیاری، نازک نازک معصوم جوانیاں سہم کر مرجھا جاتی ہیں۔خادم خاص پگڑی اٹھائے گھر کا ایک چکر لگاتا ہے اور اسی طرح خاموش واپس لوٹ آتا ہے لیکن یہ خاموشی چیخ چیخ کر اعلان کرتی ہے کہ اے گھر والو! مبارک ہو۔۔۔تمہاری بہو یا بیٹی پر حضرت قبلہ و کعبہ۔۔۔فخر سالکاں رہنمائے عاشقاں۔۔۔آفتاب طریقت۔۔۔ماہتاب معرفت۔۔۔کی نظر انتخاب پڑ گئی ہے۔اب اگر تم چاہتے ہو کہ تمہارے نصیبوں پر رحمت خداوندی کا سایہ قائم رہے۔تمہاری کھیتیاں سرسبز لہلہاتی رہیں تمہارے جھونپڑوں کو آگ نہ لگے، تمہارے مویشی گم نہ ہوں، تمہارے دلان میں ہتھکڑیاں نہ جھنجھنائیں اور جیل خانوں کے دروازے تم پر اچانک وا نہ ہوں ۔۔۔۔۔۔ تو برضا و رغبت۔۔۔۔

''مالک ہمارے گھر پگڑی آگئی ہے۔خدا کیلئے مجھے بچاؤ۔از طرف سکینہ دختر غلام محمد رجبانہ۔۔۔

یہ مختصر سا خط مجھے ایک روز ڈاک میں ملا۔میں نے اسے ایک بار پڑھا۔دوبار پڑھا۔لیکن کوئی بات سمجھ میں نہ آئی کراچی میں جو پگڑی رائج تھی اس کا تعلق دکانوں یا مکانوں سے ہوتا تھا لیکن پگڑی کا یہ نیا روپ میری سمجھ سے بالاتر تھا۔میں نے پولیس والوں اور مجسٹریٹوں سے پوچھا

۔وکیل صاحبان سے دریافت کیا، لیکن یہ انوکھی گتھی کسی سے حل نہ ہوسکی۔معاملہ کی تہہ تک پہنچنے کیلئے ہم نے اسی رات اچانک سکینہ کے گھر پر چھاپہ مارا۔سکینہ تو بچ گئی لیکن افسوس وہ پگڑی ہمارے ہاتھ نہ آسکی جس کی ایک ایک سلوٹ ریاکاری اور سیاہ کاری کے سانپ لہرا رہے تھے۔

(شہاب نامہ:ص ۴۹۷ تا ۵۰۱)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

بریلویوں کی نانی اندرا گاندھی

خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر

بھارت کی سابق وزیر اعظم اندرا گاندھی نے بھی اپنے دور حکومت میں ایک مرتبہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی کے مزار پر انوار پر حاضر ہوکر کہا تھا کہ:

''خواجہ صاحب اصل میں تو ہندوستان کے حکمران آپ ہیں''

(ماہنامہ رضائے مصطفیٰ: فروری ۲۰۱۲: صفحہ ۱۷)

قارئین غور فرمائیں ایک ہندو عورت کے الفاظ خواجہ صاحب کی صداقت میں اس طرح پیش کئے جارہے ہیں جیسے وہ کوئی وحی الٰہی ہو معاذ اللہ۔۔ہمارا بریلویوں سے سوال ہے کہ تم لوگ صبح شام اہلسنت پر زبان درازی کرتے ہو کہ دارالعلوم دیوبند میں اندرا گاندھی آئی تھی۔۔تو کیا تم نے اس دورے کے بعد خواجہ صاحب یا خواجہ صاحب کے مزار پر آنے والے یا خواجہ صاحب کے مزار کے گدی نشینوں کو بھی کوئی گالیاں دی ہیں۔۔۔؟؟؟ان کے خلاف بھی کوئی کتاب لکھی؟؟ان کے خلاف بھی کوئی تقریر کی؟؟؟

ہمارا یہ بھی سوال ہے کہ اگر اندرا گاندھی دارالعلوم دیوبند آئے یا اس کے متعلق کچھ کہے تو اعتراض لیکن اگر خواجہ صاحب کے مزار پر آئے اور ان کے متعلق کچھ کہے تو یہ خواجہ صاحب کی حقانیت وصداقت کی دلیل بن جائے یہ کھلی منافقت اور دوغلی پالیسی کیوں؟؟؟

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ملفوظات اعلیٰ حضرت کا جائزہ

(قسط پنجم)

کلھ محقق اہلسنّت مفتی نجیب اللہ عمر صاحب

(۵۱) مردوں سے مشابہت والی حدیث

''ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایک عورت کو مردانہ جوتا پہنے دیکھا اس پر بھی یہی حدیث روایت فرمائی کہ مردوں سے تشبیہ کرنے والیاں ملعون ہیں''۔ (ملفوظات، حصہ دوم ص ۲۰۵ نوری کتب خانہ لاہور)

جبکہ اس روایت میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ایک عورت کو ''مردانہ جوتا پہنے دیکھا'' کے الفاظ احمد رضا کے اپنے ہیں اصل حدیث میں الفاظ اس طرح نہیں ہیں بلکہ اس طرح ہیں:

عن ابی ملیکة قال قیل ان امراۃ تلبس نعال قالت لعن رسول اللہ ﷺ الرجلة من النساء

(ابوداؤد: کتاب اللباس: باب فی النساء، حدیث ۴۰۹۹، ص ۲۱۲ ج ۲ مکتبہ رحمانیہ)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا گیا کہ ایک عورت مردانہ جوتے پہنتی ہے تو آپؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے لعنت فرمائی ہے مردوں سے تشبہ کرنے والی عورت پر۔

(۵۲) حدیث رسول اللہ ﷺ کا انکار

عرض: حضور یہ بھی کوئی حدیث ہے

لا یقص الا امیرا او مامورا او مختال

ارشاد: یہ حدیث نہیں بلکہ امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے''۔ (ملفوظات: حصہ سوم، ص ۳۱۹ نوری کتب خانہ)

اس جگہ جواب میں احمد رضا خان نے بہت سخت ٹھوکر کھائی ہے اور ایک حدیث جو کہ رسول اللہ ﷺ سے مروی تھی اس کا انکار کر دیا۔ دیکھیے ابوداؤد میں یہ روایت موجود ہیں اس کے الفاظ پڑھیں:

"عن عوف بن مالك الاشجعی قال سمعت رسول الله يقول لا يقص الا امير او مامور او مختال"

(ابوداؤد: کتاب العلم: باب فی القص حدیث ۳۶۶۵۔ج ۲ص ۱۶۰)

(۵۳) حدیث خضاب کے نقل کرنے میں غلطی

تیسری حدیث میں ہے

من اختضب بالسواد سود الله وجهه يوم القيامة

جو سیاہ خضاب کرے اللہ قیامت کے روز اس کا منہ کالا کرے گا

(ملفوظات، حصہ دوم، ص ۲۰۴، نوری کتب خانہ)

حالانکہ حدیث کے اصل الفاظ اس طرح ہیں:

من خضب بالسواد ۔۔۔الخ

(کنز العمال، ج ۶، ص ۲۸۴: کتاب الزینۃ حدیث ۱۷۳۲۹: مجمع الزوائد: کتاب اللباس: باب ما جاء فی الشیب، حدیث ۸۸۱۴، ج ۵، ص ۲۹۳)

اس حدیث میں احمد رضا خان نے لفظ "خضّب" (باب تفعیل) کو "اختضب" (باب افتعال) سے بدل دیا اور یہ بھی احمد رضا خان کی قوت حافظ اور ذہانت کی کھلی دلیل ہے۔

(۵۴) حق مہر کی حدیث میں سخت غلطی

عرض: جو شخص مہر قبول کرتے وقت یہ خیال کرے کہ کون ادا کرتا ہے اس وقت تو قبول کرلو پھر دیکھا جائے گا۔ ایسے لوگوں کا کیا حکم ہے

ارشاد: حدیث میں فرمایا ایسے مرد وعورت قیامت کے روز زانی زانیہ اٹھیں گے"۔(ملفوظات: حصہ سوم، ص ۲۲۹ نوری کتب خانہ)

احمد رضا خان نے اس جگہ حوالے میں جو حدیث پیش کی اس کے الفاظ یہ ہیں:

"من تزوج بامرأة بصداق لا يريد ان يوديه جاء يوم القيامة زانيا"

(کنز العمال: کتاب النکاح الفصل الثالث فی الصداق: حدیث ۴۴۷۱۹، ج ۱۶ ص ۱۳۷)

کسی آدمی نے اگر کسی عورت سے نکاح کیا کچھ مہر مقرر کرکے اور وہ مرد مہر کی ادائیگی کا ارادہ نہ رکھتا ہو تو ایسا شخص قیامت کے دن زانی اٹھے گا۔

مجمع الفوائد کے الفاظ یہ ہیں:

ایما رجل تزوج امراة علی ما قل من المهر او اکثر لیس فی نفسه ان یودی الیها حقها لقی الله یوم القیامة وهو زان"۔

(جمع الفوائد من جامع الاصول ومجمع الزوائد: ج اص ۳۸۰ حدیث ۴۱۶۸، بحوالہ فاضل بریلوی کا حافظہ)

جس شخص نے کسی عورت سے کم یا زیادہ مہر پر نکاح کیا اس عورت کے حق (مہر) کو ادا کرنا اس کے جی میں نہیں تو وہ شخص قیامت کے روز اللہ سے اس حال میں ملے گا کہ وہ زانی ہوگا"۔

قارئین کرام! احمد رضا خان سے پوچھے گئے سوال پر غور کیجئے کہ پوچھنے والا مرد کے فراڈ اور دھوکہ بازی کے متعلق سوال کر رہا ہے کہ ایک مرد کسی عورت کے ساتھ شادی کر کے حق مہر ادا نہیں کرتا یا ہو مہر کے تقرر کے وقت ادیگی کی نیت نہیں کرتا تو صاف ظاہر ہے کہ ایسی صورت میں غلطی صرف اور صرف مرد کی ہے عورت بالکل غلطی سے بری ہے۔تو ایسی صورت میں گناہ بھی صرف مرد کو ملے گا اس میں بھلا عورت کا کیا قصور؟ بلکہ اس صورتحال میں تو وہ مظلوم ہے کہ اس کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے لیکن رضا خانی مذہب کے بانی اور قائد احمد رضا خان کی عقل وفکر پر داد دیجئے کہ وہ مرد ظالم کے گناہ کا بوجھ مظلوم عورت پر بھی ڈال رہے ہیں۔اور ظلم بالائے ظلم کے اس مظلوم عورت پر دوسرا ظلم احمد رضا خان یہ کر رہا ہے کہ اسے زانیہ کہہ رہا ہے (لاحول ولاقوۃ الا باللہ) اور پھر اس غلطی کو حدیث میں ملا کر بیان کر رہا ہے۔

(۵۵) حدیث خضاب میں تبدیلیاں

سنن نسائی شریف کی حدیث میں ہے کہ:

یاتی الناس یخضبون بالسواد کحواصل الحمام لا یرحون رائحة الجنة، کچھ آئیں گے کہ سیاہ خضاب کریں گے جیسے جنگلی کبوتروں کے نیل گو پوٹے وہ جنت کی بو نہ سونگیں گے۔

(ملفوظات: حصہ دوم،ص۲۰۴ نوری کتب خانہ)

احمد رضا خان نے سنن نسائی کے حوالے سے جس حدیث کو نقل کیا ہے وہ سنن نسائی کے کسی صفحے پر موجود نہیں بلکہ اصل حدیث ان الفاظ کے ساتھ مذکور ہے:

''عن ابن عباس رفعه انه قال قوم يخضبون بهذاالسواد آخر الزمان كحواصل الحمام لاريحون رائحة الجنة''۔

(نسائی کتاب الزینۃ: باب نہی عن الخضاب بالسواد، ج ا ص ۲۷۷۔قدیمی کتب خانہ کراچی)

(۱) احمد رضا خان نے حدیث میں سے لفظ ''قوم'' ہٹا کر اس کی جگہ ''ياتي الناس'' کا خود ساختہ جملہ حدیث میں جڑ دیا۔

(۲) اور ''بهذا السواد'' کو ''بالسواد'' سے بدل دیا۔

(۳) اور حدیث میں موجود ''آخر الزمان'' کو حدیث سے بالکل غائب کر دیا ۔اور ترجمہ بھی خود ساختہ ترتیب کا کر دیا جس سے پتہ چلتا ہے کہ یہ کسی کاتب وغیرہ کی غلطی نہیں ہے بلکہ اس کی پوری ذمہ داری احمد رضا خان پر ہے۔

(جاری ہے۔۔۔)

☆☆☆☆☆☆☆

بقیہ: گستاخ کا چہرہ..

کردی کیا وہ آپ (بریلوی) کے نزدیک فتوایے گستاخی کے زد میں نہیں آتے؟ اگر نہیں تو کیوں؟ معلوم ہوا کہ فاضل بریلوی نے اپنے شعر میں مکّی دور کے مصائب اور طرح طرح کے توہین آمیز سلوک کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اے میرے آقا و مولی! آپ کی اس عزت پہ لاکھوں سلام ہو جو مکّی دور کی تیرہ سالہ ذلت کے بعد آپ کو عطاء کی گئی''۔

(لطمۃ الغیب: ص۴۳)

(جاری ہے)

خدارا!!! حاجیوں کو تو معاف کر دیتے

ساجد خان نقشبندی

قارئین کرام! کے علم میں یہ بات آگئی ہوگی کہ بریلوی غزالی زماں احمد سعید کاظمی کے بیٹے سابق وفاقی وزیر حامد سعید کاظمی پر ۳۰ مئی ۲۰۱۲ کو حج کرپشن کیس میں فرد جرم عائد کر دی گئی ہے (جنگ نیوز)

قارئین اہلسنت! اس مہنگائی کے دور میں جہاں ہر چیز کی قیمت آسمانوں سے باتیں کر رہی ہیں حج پر جانے والے حضرات نے روکھی سوکھی کھا کر پیسہ پیسہ جوڑ کر حج کی سعادت حاصل کرنے کی کوشش کی مگر دوسری طرف انتہائی افسوس کا مقام ہے کہ پاکستان کی وزارت مذہبی امور کے کرپٹ افسران نے اس مقدس سفر اور مذہبی فریضہ کو بھی کاروبار اور پیشہ سمجھ لیا اور وہ حاجی جو اللہ کے مہمان ہیں ان کو لوٹنے میں کوئی کسر نہ چھوڑی۔

وفاقی مذہبی امور کے وزیر "بریلوی غزالی دوراں" احمد سعید کاظمی کے بیٹے "حامد سعید کاظمی صاحب" تھے۔ جن کے زمانے وزارت میں وزارت حج میں بدترین کرپشن ہوئی۔ ان کی وزارت کے پہلے سال میں ہی حج امور میں بڑے پیمانے پر کرپشن لوٹ کھسوٹ کا انکشاف ہوا تھا۔ اور وزارت کے دوسرے سال بھی میڈیا پر یہ رپورٹس آنے لگیں کہ حج کے انتظامات میں بڑے پیمانے پر گھپلے کئے جا رہے ہیں چنانچہ ان رپورٹس کی تحقیقات کیلئے پارلیمنٹ کی ایک قائمہ کمیٹی ۲۰ افراد پر تشکیل دی گئی یہ کمیٹی 27 اگست ۲۰۱۰ کو جدہ پہنچی 28,29 اگست ۲۰۱۰ کو اس کمیٹی نے مکّہ مکرمہ اور 30 اگست تا یکم ستمبر مدینہ منورہ میں حج انتظامات کا جائزہ لیا اور ایک تحقیقی رپورٹ وزیر اعظم کو پیش کی جس میں بڑے پیمانے پر حج انتظامات میں مالی بدعنوانیوں، بدانتظامی اور کرپشن کا انکشاف کیا گیا۔

کمیٹی کی رپورٹ کے مطابق وزارت حج کی طرف سے ڈی جی حج کو عازمین کیلئے مطلوبہ معیار کی رہائش گاہیں لینے کی ہدایات کی گئی تھیں:

(۱) کوئی بھی عمارت ایسی نہ ہو جس میں 200 سے کم افراد کی گنجائش ہو۔

(۲) مطلوبہ عمارتیں حرمین شریفین سے دو ہزار میٹر کے اندر اندر ہو۔

(۳) 8 سال سے زائد پرانی عمارت نہ لیجائے۔

(۴) یہ تمام عمارتیں گروپس کی شکل میں لیجائیں (ایک ہی مقام پر)

مگر ان ہدایات کے برعکس وزارت کی طرف سے حجاج کیلئے جو 87 عمارتیں لی گئیں ان میں سے 59 عمارتیں ایسی ہیں جن میں 200 سے کم افراد کی گنجائش ہے۔ بہت سی عمارتیں ایسی ہیں جو دو ہزار سے زائد مسافت پر ہیں، کم سے کم 15 عمارتیں ایسی ہیں جو 8 سال سے زیادہ پرانی ہیں اور یہ تمام عمارتیں گروپس کی شکل میں بھی نہیں بلکہ متفرقہ طور پر لی گئی ہیں۔

رپورٹ میں کہا گیا ہے ان عمارتوں کا کرایہ پہلی قسط کے طور پر 15 فیصد دیا جاتا تھا جبکہ اس بار 30 سے 50 فیصد دیا گیا۔ رپورٹ کے مطابق سعودی عرب میں حاصل کی گئی صرف دو عمارتیں ''نخبہ ا، ''نخبہ ۲'' پر 26 لاکھ ریال کا کمیشن لیا گیا۔ جبکہ عمارتوں کے حصول میں فی حاجی کے حساب سے 500 سو سے لیکر 1100 سو ریال تک کا کمیشن کھایا گیا ہے۔

کمیٹی رپورٹ کے مطابق اس سال وزارت حج کی طرف سے ریکارڈ کرپشن کی گئی جس کا خمیازہ پاکستانی حجاج کو سعودی عرب پہنچ کر بھگتنا پڑا۔ پاکستانی عازمین کو سعودی عرب میں کس قدر دشواریوں کا سامنا ہے اس کا اندازہ آپ اس بات سے لگا سکتے ہیں کہ خود سعودی عرب کے شاہی خاندان کے ایک معزز فرد ''شہزادہ بندر بن خالد'' نے سپریم کورٹ آف پاکستان کو ایک خط کے ذریعہ اس کرپشن سے آگاہ کیا اور فوری اقدامات کا مطالبہ کیا۔ شہزادے نے اپنے خط میں واضح کیا کہ ان کی کمپنی نے حرم کے ارد گرد ۲ کلو میٹر کے علاقے میں 35 ہزار عازمین کیلئے 3350 ریال کے حساب سے عمارتوں کی پیش کش کی مگر پاکستان کی وزارت حج نے اس پیش کش کو ٹھکرا دیا اور حرم سے تین کلو میٹر سے بھی زائد مسافت پر جہاں مارکیٹ ریٹ 1500 ریال ہے پاکستانی حکام نے یہ عمارتیں 3600 ریال کے حساب سے حاصل کیں سعودی شہزادے کے مطابق ان کی کمپنی انہی عمارتوں کو مارکیٹ ریٹ میں بھی دینے کیلئے تیار تھی مگر پاکستانی وزارت اس کیلئے بھی تیار نہ ہوئی اور من پسند افراد کی جیبیں گرم کر کے کروڑوں روپوں کا کمیشن کھایا۔ (روزنامہ جنگ، ۴

نومبر ۲۰۱۰)

سپریم کوڑت نے خط پر فوراً ایکشن لیتے ہوئے وزارت مذہبی امور سے جواب طلب کرلیا ہے۔مگر وزارت نے اپنی کوپشن پر پردہ ڈالنے کیلئے اس خط کو جعلی قرار دے دیا مگر دوسری طرف سعودی عرب میں تعینات پاکستانی سفیر ''عمر خان علی شیرزئی'' نے خط کی تصدیق کی ہےاور کہاہے کہ یہ خط اصلی ہےاور شاہی خاندان ہی کی طرف سےلکھا گیا ہے۔ (روزنامہ جنگ،۱۱نومبر،۲۰۱۰)

پارلیمانی کمیٹی کی تحقیقاتی رپورٹ کے مطابق ڈائریکٹر حج نے صرف رہائشی عمارتیں حاصل کرنے کی مد میں ایک ارب روپے کی بدعنوانی کی ۔(روزنامہ امت ،۴ نومبر ۲۰۱۰)وزارت مذہبی امور کے ان کارناموں کا ذکر کرتے ہوئے تین سال سے سعودی عرب میں معلّم کے فرائض انجام دینے والے عالم دین مولانا عبدالصمد جو عربی، فارسی، برمی انگریزی زبانوں پر مکمّل عبور رکھتے ہیں کا کہنا ہے کہ پاکستانی وزارت حج دنیا کی وہ واحد وزارت ہے جو ہر کام میں کمیشن مانگتی ہے ۔(روزنامہ امت،۴نومبر۲۰۱۰)پارلیمانی کمیٹی نے اپنی رپورٹ میں مالی بدعنوانی کا ذمہ دار ڈائریکٹر حج راؤشکیل احمد کو قرار دیا ہےاوران کے معطّلی کی سفارش کی ہے جبکہ موصوف زمینوں کے ناجائز الاٹمنٹ میں ملوث رہ چکے ہیں جبکہ ان کا نام ایگزٹ کنٹرول لسٹ میں بھی تھا۔مگر ان کی خوبی یہ ہے کہ موصوف سابق وفاقی مذہبی امور حامد سعید کاظمی کے قریبی دوست ہیں (امت،۲۵ستمبر۲۰۱۰)۔

وزارت حج نے عمارتوں کے حصول کیلئے احمد فیض نامی شخص کو ایجنٹ مقرر کیا جو سعودی عرب میں غیر قانونی طور پر مقیم ہیں اور انھیں سعودی پولیس نے گرفتار بھی کیا تھا مگر وزارت حج کی مداخلت پر انھیں رہا کردیا گیا جبکہ موصوف جعلی شناختی کارڈز اور پاسپورٹز بنانے کے بھی مجرم ہیں دیگر افراد کی طرح اس نے بھی لاکھوں کا کمیشن کھایا۔

قارئین کرام!غور فرمائیں یہ اس ملک کی مذہبی وزارت کا حال ہے جو خود کو اسلام کا قلعہ باور کرتا ہےاور جس کے سابق مذہبی وزیر اس بات کے دعوے دار ہیں کہ میرا تعلق سوادِ اعظم مسلک اہلسنّت سے ہے میرے والد تو وقت کے غزالی اور رازی تھے،جبکہ دوسری طرف ایک غیر مسلم ملک ہندوستان کا حال بھی دیکھ لیں:

بھارتی حجاج عزیزیہ رہائش گاہ کیلئے (جس میں ٹرانسپورٹیشن) بھی شامل ہے 2300 سعودی ریال ادا کرتے ہیں جبکہ پاکستانی حجاج سے 2900 سے لیکر 3200 ریال اس علاقے میں رہائش کیلئے وصول کئے جاتے ہیں۔اس علاقے سے ایک ہزار میٹر پر واقعہ رہائش کیلئے بھارتی حجاج 2800 سعودی ریال ادا کرتے ہیں جبکہ پاکستانی حجاج سے اس علاقے میں رہائش کیلئے بھی 2900 سے لیکر 3200 ریال وصول کئے جاتے ہیں۔کوئی بھارتی حاجی ایسی خراب رہائش گاہ میں نہیں رہتا جس کیلئے پاکستانی حجاج 2900 سے لیکر 2950 سعودی ریال ادا کرتے ہیں (جس کا اگر موازنہ کیا جائے تو قیمت دو ہزار سعودی ریال سے زیادہ نہیں بنتی) کسی پاکستانی حجاج کو حکومتی سکیم کے تحت ایک ہزار میٹر کے علاقے کے اندر رہائش گاہ فراہم نہیں کی جاتی جبکہ بھارتی حج کمیٹی کے پاس اس رینج کی متعدد عمارتیں موجود ہیں (جو حرم سے دو سے تین میٹر کے فاصلے پر ہیں) جن کیلئے فی حاجی 3500 سعودی ریال وصول کئے جاتے ہیں (روزنامہ جنگ،۴نومبر۲۰۱۰)

یہ اعداد و شمار یقیناً ایک پاکستانی کیلئے شرم کا باعث ہیں سابق وفاقی مذہبی امور حامد سعید کاظمی بریلوی کو ذرا بھی خدا کا خوف نہیں۔۔؟؟ پاکستانی حکومت کی تنخواہوں۔۔مریدوں کے نذرانوں۔۔مردے کے تیجے چالیسوں پر بھی ان کی توند نہیں بھری جو حاجیوں کو لوٹنے میں مصروف ہو گئے۔۔۔؟؟؟

قارئین کرام یہ تو وہ حقائق تھے جس میں واضح کیا گیا کہ بریلوی فرقے کے کرتا دھرتاؤں نے کس طرح اپنی دنیا سنوارنے کیلئے خدا خوفی سے بے نیاز ہو کر اللہ کے مہمانوں کو لوٹا اب ذرا ان بریلویوں کی حقیقت بھی دیکھ لیں جو "پرائیویٹ ٹور آپریٹرز" ہیں۔ "الفرقان ٹریول ایجنسی" ایک بریلوی ٹی وی چینل "QTV" کے مفتی اکمل مدنی کا ہے جو اس چینل کا ایک معروف پروگرام پیش کرتے ہیں جس میں عوام کو شریعت کے احکام اور ان کے مسائل بتائے جاتے ہیں اس ایجنسی نے حاجیوں کے کروڑوں روپے کھالئے حاجیوں سے پانچ کروڑ روپے وصول کرنے کے بعد بھی ان کو حج سے محروم کر دیا ایجنسی کی طرف سے آخری وقت تک فریقین کو یقین دہانی کرائی جاتی رہے کہ آپ کا ویزا آپ کو مل جائے گا مگر عین ٹائم پر ان 123 درخواست گزاروں کو ویزا دینے سے انکار کر دیا گیا اور یہ بدنصیب ان

بریلوی حضرات کی ملی بھگت سے حج کی سعادت سے محروم ہوگئے۔ مفتی اکمل صاحب نے سارا ملبہ وزارت مذہبی امور پر ڈالا مگر حقیقت یہ ہے کہ سعودی حکومت نے پاکستانی وزارت کو 4500 فارم مفت حج کروانے کیلئے دئیے مگر پاکستانی وزارت کے کرپٹ افسران نے یہ فارم 20 ہزار سے 80 ہزار روپے میں ٹور آپریٹرز کو فروخت کردئیے جبکہ ان آپریٹرز نے خصوصی ٹور کا تاثر دے کر یہ فارم تین لاکھ روپے فی حاجی کے حساب سے فروخت کئے جب سعودی حکومت کو اس کا علم ہوا تو ان تمام فارمز کو منسوخ کردیا جس کی وجہ سے یہ درخواست گزار حج سے محروم ہوگئے۔ (روزنامہ نوائے وقت، ۱۲ نومبر ۲۰۱۰)

جیو چینل کے معروف پروگرام ''آج کامران خان کے ساتھ'' کے ۲۲ نومبر ۲۰۱۰ کے پروگرام میں بتایا گیا کہ ناقص انتظامات کی وجہ سے پاکستانی حجاج بے یارومددگار منی میں پڑے رہے اور وہ وقت جو حاجی دعاؤں میں صرف کرتے تھے پاکستانی حکام کو بددعائیں دیتے دیتے گزار دیا گیا۔ کامران خان صاحب اپنے تجزیہ میں اس بات کی وضاحت کرتے ہیں کہ حج آپریشن کے ان گھپلوں پر تحقیقات کرنے والا ہر محقق اور تجزیہ نگار اس بات پر متفق ہے کہ اس کرپشن کی براہ راست ذمہ داری حامد سعید کاظمی پر عائد ہوتی ہے اور وہ اس میں ملوث ہیں۔

پروگرام میں مذہبی قائمہ کمیٹی کے ایک رکن جناب پیرزادہ سید عمران احمد شاہ صاحب نے حاجیوں کی ناگفتہ بہ حالت کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ایک نوجوان حاجی نے منی میں مجھ سے کہا کہ خودکشی حرام ہے ورنہ اپنی ماں بہن کو منی میں رلتے ہوئے دیکھ کر میرا دل کر رہا ہے کہ خودکشی کرلوں۔۔ پیرزادہ صاحب نے یہ بھی کہا کہ حاجیوں نے احرام میں حکومت پاکستان خصوصا مذہبی امور کے وزیر کے خلاف وہ سخت نعرے بازی کی اور اتنی بددعائیں دیں کہ آپ اندازہ نہیں لگا سکتے۔ (پروگرام کی ویڈیو راقم الحروف کے پاس موجود ہے جبکہ آپ اس ویڈیو کو انٹرنیٹ پر www.youtube.com/razakhanimazhab بھی ملاحظہ کرسکتے ہیں)۔

یاد رہے کہ پاکستان میں سعودی سفیر بھی اس بات کا اقرار کرچکے ہیں کہ اس سکینڈل میں حامد سعید کاظمی صاحب بریلوی براہ راست ملوث ہیں اور ان گھپلوں کی تمام تر ذمہ داری

ان پر عائد ہوتی ہے (روزنامہ جنگ، ۲۲ نومبر ۲۰۱۰)

حامد سعید کاظمی صاحب نے بجائے اپنے گناہوں سے توبہ کرنے کے اپنی ذاتی انا کی خاطر حج انتظامات میں بدنظمی کا ذمہ دار سعودی عرب کو ٹھرایا ہے اور پاکستان کی ۶۳ سالہ تاریخ میں سعودی عرب پر پہلی بار الزامات عائد کئے اور سعودی عرب سے حرجانے کا مطالبہ کیا حامد سعید کاظمی کے اس بیان کے متعلق سفارتی ذرائع نے کہا ہے کہ وزیر موصوف کا بیان انتہائی افسوسناک اور غیر ذمہ دارانہ ہے۔ دونوں ملکوں کے درمیان برادرانہ تعلقات ہیں ملکی تاریخ میں پہلی بار کسی وزیر نے سعودی عرب پر اس طرح کے الزامات عائد کئے ہیں۔

حامد سعید کاظمی کو سعودی عرب پر غصہ اس وجہ سے بھی آیا کہ جب وہ اپنے قریبی رشتہ داروں کے ساتھ حج کیلئے گئے تو انھیں جدہ ائیر پورٹ پر پروٹوکول نہیں دیا جاسکا۔ (روزنامہ جنگ راولپنڈی، ۲۱ نوبر ۲۰۱۰)۔

قارئین کرام! یقیناً آپ کے ذہن میں آرہا ہوگا کہ خود کو مسلمان کہنے والے آخر کس طرح حج جیسے مقدس فریضے کی انجام دہی کیلئے جانے والوں کے ساتھ اس طرح کا ظلم روا رکھ سکتے ہیں تو اس کا جواب بھی سن لیں کہ بریلوی مذہب میں حج ساقط اور منسوخ ہے اور حج پر جانے والے حاجی پاگل اور بے وقوف ہیں (بریلوی فتوی تنویر الحجہ لمن یجوز التواء الحجہ)۔

یہ طبقہ اپنے مخصوص عقائد کی وجہ سے شروع دن ہی سے سعودی عرب حکام سے متنفر ہے اسی فرقے کے لوگوں نے ۷۰ء کی دہائی میں سعودی عرب کو تنقید کا نشانہ بنایا تھا جس کی وجہ سے سعودی حکام نے بریلوی اکابرین پر اپنے ملک میں داخلے پر پابندی لگادی تھی۔

حامد سعید کاظمی کو سعودی عرب سے شدید نفرت ہے اس کی وجہ جہاں ایک طرف ان کے مخصوص مذہبی عقائد وافکار ہیں تو دوسری وجہ یہ بھی ہے کہ جن بریلوی زعماء کو سعودی عرب سے ملک بدر کیا گیا تھا ان میں حامد سعید کاظمی کے والد احمد سعید کاظمی بھی شامل ہیں۔

حامد سعید کاظمی صاحب اور ان کی جماعت آئمہ حرمین کو معاذ اللہ کافر سمجھتی ہے اور ان کی اقتداء میں نماز ادا کرنے کے سخت مخالف ہیں موصوف نے خود بھی ہر ممکن کوشش کی کہ مدینہ منورہ اور مکہ مکرمہ میں اپنے الگ جماعت کروائیں۔

اب خود سوچیں کہ کیا اس طرح کے شخص کو جو خود حج کو ساقط ملتوی مانتا ہو اور حاجیوں کو

پاگل بے وقوف، آئمہ حرمین کے پیچھے نماز کو باطل محض جانتا ہو کیا شرعی، قانونی، اخلاقی طور پر اس کو حاجیوں کا وزیر بنانا جائز ہے۔۔؟؟ اور اگر ایسا شخص وزیر بن ہی گیا تو پھر یقیناً اس نے یہی کچھ کرنا تھا۔۔

کیا کھویا کیا پایا کچھ سود وزیاں کا پاس نہیں
ملّت کے جسد مردہ میں کسی دھڑکن کی اب آس نہیں
کچھ ملی وحدت کے جذبے جی اٹھنے کا احساس نہیں
رسوائی کے زخموں سے دھجیاں اس کی پوشاک ہوئیں

آخر میں ہم امت اخبار کے ان سوالوں کو نقل کرتے ہیں جو حامد سعید کاظمی سے کئے گئے تھے اور جن کے جوابات سے وہ آج تک عاجز ہیں:

(۱) وزارت اور حکومت کی پالیسی کے برعکس زیادہ فاصلے پر اور کم گنجائش والی عمارت کرائے پر لینے کا ذمہ دار کون ہے اور ایسے افراد کے خلاف کاروائی کیوں نہیں ہوئی؟

(۲) پالیسی کے برعکس ایسی عمارتیں بھی لی گئیں جو پرانی ہے اور ایک ایسی عمارت بھی لی گئی جو ابھی زیر تعمیر ہے اسکا ذمہ دار کون ہے اور ان کے خلاف کوئی کاروائی کیوں نہیں کی گئی؟

(۳) جو عمارتیں کرائی پر لی گئی ہیں ان کا ایڈوانس کرایہ 30 سے 50 فیصد ادا کر دیا گیا ہے حالانکہ سابقہ روایت ۱۵ فیصد تھی جن عمارتوں کی منسوخی کی تجویز قائمہ کمیٹی نے دی ہے اگر ان عمارتوں کے مالکان سے معاہدہ منسوخ ہو گیا تو رقوم کی واپسی ممکن ہو سکے گی؟ اگر یہ رقوم واپس نہ ہو سکیں تو کیا غلط اور مہنگی عمارتیں لینے والوں کے خلاف کاروائی ہو گی اور کیا یہ رقم ان سے وصول کی جائے گی؟

(۴) قائمہ کمیٹی نے واضح طور پر کہا کہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں بالترتیب 500 ریال سے 1100- ریال تک اور 50 سے 100 ریال تک فی حاجی کمیشن کھایا گیا 80,000 حاجیوں کا حساب لگایا جائے تو کمیشن کی رقم اربوں روپے بنتی ہے یہ کس نے وصول کی اور ذمہ داروں کا تعین کرنا کس کی ذمہ داری ہے؟

(۵) اراکین پارلیمنٹ گزشتہ کئی ماہ سے ڈائریکٹر جنرل حج راؤ شکیل احمد کو اس سارے کھیل اور کمیشن کا مرکزی کردار کہہ رہے ہیں آپ کی وزارت نے اس معاملے پر توجہ کیوں نہیں دی اور مالی کرپشن میں ملوث شخص کو انتہائی اہم ذمہ داری کیوں سونپی؟

(۶) مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں آپ کے دورے کے دوران فیض احمد نامی شخص مسلسل آپ کے ساتھ موجود رہا، رپورٹ کے مطابق وہ وہاں غیر قانونی طور پر مقیم رہا، آپ کا اس سے کیا تعلق ہے اور ڈائریکٹر جنرل حج نے پہلے اسے بلڈنگ سپروائزر مقرر کیا اور پھر برطرف کردیا آپ کی وزارت میں یہ سب کچھ ہوا یہ شخص کون ہے؟ اس کی تقرری یا برطرفی کے معاملات سے اگر آپ آگاہ ہیں تو آپ نے اس بارے میں کیا انکوائری کی؟

(۷) قائمہ کمیٹی کے ارکان نے سفارش کی ہے کہ ڈائریکٹر جنرل حج کو فوری طور پر برطرف کرکے بدعنوانی کا مقدمہ چلا جائے اور حقائق جاننے کیلئے عدالتی کمیشن قائم کیا جائے۔ ایک عالم دین اور وفاقی وزیر حج ہونے کے ناطے کیا حجاج کرام سے کمیشن لینے کے جرم میں آپ اراکین پارلیمنٹ کا مطالبہ تسلیم کریں گے؟

(۸) کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ ڈائریکٹر جنرل حج راؤ شکیل احمد پر نیب میں مالی بدعنوانی اور زمینوں کی ناجائز الاٹمنٹ کے مقدمات موجود ہیں اور ان کا نام ای سی ایل میں بھی شامل تھا، جو اس وقت نکلوایا گیا جب انھیں ڈی جی حج کی ذمہ داری لینے کیلئے جدہ روانہ ہونا تھا، انتہائی اہم مذہبی ذمہ داری والی پوسٹ پر ایسے شخص کی تعیناتی پر آپ کیوں خاموش رہے؟

(۹) اگر آپ قائمہ کمیٹی کی سفارشات کو نہیں مانتے اور حجاج کرام سے اربوں روپے کمیشن لینے کی عدالتی تحقیقات پر آمادہ نہیں ہوتے تو کیا حجاج کرام یہ سمجھنے میں حق بجانب نہیں ہونگے کہ دال میں کچھ کالا ہے اور آپ بھی راؤ شکیل اور احمد فیض کے ساتھ شامل ہیں۔

انتقال پر ملال

۱۸ اپریل ۲۰۱۲ کو جمعیت علماء اسلام کے سابق امیر حضرت مولانا قاضی حمید اللہ جان صاحب رحمۃ اللہ علیہ لاہور میں وصال فرماگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ نے پرویز مشرف ملعون کے دور اقتدار میں فحاشی وعریانی کے خلاف عملی جہاد کی امارت کی۔ آپ کی نماز جنازہ قائد جمعیت حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب مدظلہ العالی نے پڑھائی۔

۲۰ اپریل بھوجا طیارہ حادثے میں دیگر مسافرین کے علاوہ مولانا عطاء الرحمٰن صاحب استاذ الحدیث وناظم تعلیمات جامعہ علوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن شہید ہوگئے۔ مولانا پیر حشان شہید، مولانا عرفان، مولانا محمد یونس، مولانا گل زمان، قاری عبدالرحمٰن بھی اسی طیارے کے مسافر تھے جو سب جام شہادت نوش کرگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

۲۸ مئی بروز پیر ضیاء الحق کالونی گلشن اقبال میں اہل السنۃ والجماعت کے رہنما مفتی ذیشان اپنے ساتھی دانش بھائی سمیت دہشت گردوں کی فائرنگ سے شہید ہوگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اللہ تمام شہداء اور وفات پانے والوں کے مشن کو قائم رکھے اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے ادارہ نور سنت کے تمام ارکان وقارئین پسماندگان کے غم میں برابر کے شریک ہیں

تبصرہ کتب

نوٹ: تبصرے کیلئے دو کتابوں کا بھیجنا ضروری ہے۔

نام کتاب: (۱) سوال گندم جواب چنا

(۲) عذاب قبر کی صحیح صورت کے منکر کا شرعی حکم

مصنّف ہر دو کتاب استاذ العلماء مناظر اسلام مولانا نور محمد تونسوی صاحب مدظلہ العالی

حضرت شیخ تونسوی صاحب مدظلہ العالی کی عمر میں اللہ پاک برکت عطا فرمائے۔ حضرت کسی موضوع کو تشنہ تکمیل نہیں رہنے دیتے بلکہ اس موضوع کے مالھا و ماعلیھا کو مکمل تفصیلی طور پر بیان کر دیتے ہیں۔ مذکورہ کتاب ''سوال گندم جواب چنا'' بھی اسی طرح کی ایک کتاب ہے۔ حضرت نے غیر مقلد حافظ عبدالوکیل کو ایک نئے انداز میں نماز جنازہ پڑھتے دیکھا تو اس کی وضاحت پر غیر مقلد کو خط لکھا۔ لیکن وہ غیر مقلد کیا جو جواب صحیح دے اس نے سوال گندم جواب چنا کی کہاوت پر الٹا علماء اہلسنت کی عبارات پیش کر دیں۔ جس کا حضرت تونسوی صاحب نے تفصیلی جواب دیا۔ قارئین اس کتاب کو پڑھ کر یقیناً محظوظ ہونگے اور انہیں یہ بھی نظر آئے گا کہ اگرچہ بریلوی اور غیر مقلد دو الگ الگ جماعتوں کا نام ہے لیکن اہلسنت کے خلاف یہ دونوں ملۃ واحدۃ ہیں۔

(۲) عذاب قبر کی صحیح صورت کے منکر کا شرعی حکم

منکرین عذاب قبر کے متعلق حضرت تونسوی صاحب مدظلہ نے ایک سوالنامہ تیار کر کے ملک بھر کے علمائے اہلسنت کے مدارس سے فتاوی جات حاصل کئے جس کے جواب میں اہلسنت کے ۲۰ سے زائد مدارس نے منکرین عذاب قبر کا شرعی حکم بیان فرمایا کہ منکر عذاب قبر کی اقتداء میں نماز درست نہیں اور اقتداء مکروہ تحریمی ہے ایسا شخص معتزلی ہے۔ اور آخر میں حضرت تونسوی صاحب نے ان تمام فتاوی جات کا خلاصہ بیان فرمایا اس کتاب کے مقدمے کے آخر میں حضرت کا یہ جملہ ان کے بڑے پن کو ظاہر کرتا ہے حضرت اس کتاب میں فرماتے ہیں:

''میرے قلم سے کوئی ایسی بات نکل گئی جو اکابر کے مسلک کے خلاف ہے تو میں اللہ کو حاضر ناظر سمجھ کر ہر ایسی بات سے رجوع کرتا ہوں بلکہ توبہ کرتا ہوں جو مسلک اکابر کے خلاف ہے''۔ [ص ۳۴]

میرے خیال میں ہر عالم کی سوچ یہی ہونی چاہئے۔ اللہ حضرت کی محنت کو قبول فرمائے آمین۔

حضرت کی جملہ کتب ملنے کا پتہ: مکتبہ عثمانیہ ترنڈہ محمد پناہ لیاقت پور ضلع رحیم یار خان۔ فون 0307-7791760

رد بریلویت پر نئی شائع ہونے والی شاہکار کتابیں

(۱) بریلویوں کی شیطان سے محبت

مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ شیطان ازل سے انسان کا دشمن رہا ہے اور اللہ کی بارگاہ سے راندہ درگاہ ہے مگر یہ کتاب پڑھ کر آپ کو حیرت ہوگی کہ بریلویوں کو اس لعین سے کتنی عقیدت اور محبت ہے۔

(۲) احمد رضا خان کے باغی بریلوی

اس کتاب میں یہ واضح کیا گیا ہے کہ ہر وقت مسلک رضوی کی رٹ لگانے والے کس طرح احمد رضا خان کے دین و مذہب سے بغاوت کررہے ہیں۔

(۳) صراط مستقیم پر اعتراضات کا جائزہ

اس کتاب میں ثابت کیا گیا ہے کہ بریلویوں کی طرف سے صراط مستقیم پر اعتراض محض جاہلانہ ہے اور صراط مستقیم کی عبارت قرآن وحدیث کے مطابق ہے۔اپنے موضوع پر ایک لاجواب کتاب۔

(۴) روئیداد مناظرہ کوہاٹ

کوہاٹ میں اشرف آصف جلالی کے شاگرد اعظم جلالی رضاخانی کے ساتھ مروجہ جشن عید میلاد النبی پر ہونے والے مناظرے کی مکمل روئیداد۔

(۵) زلزلہ در زلزلہ

اس کتاب میں ارشد القادری کی بدنام زمانہ کتاب زلزلہ کے دجل وفریب کا پردہ چاک کیا گیا ہے۔

(۶) تحریک پاکستان اور تحریک خلافت میں علمائے دیوبند کا کردار

تحریک پاکستان اور تحریک خلافت میں علمائے دیوبند نے کیا شاندار خدمات سرانجام دی تھیں اور بریلویوں نے کس طرح انگریز کی نمک حلالی کرکے ان تحریکات کو نقصان پہنچایا یہ سب پڑھنے کیلئے آج ہی اس رسالے کو منگوائیں۔

(۷) الشہاب الثاقب

(۸) جشن عید میلاد کے حقائق

(۹) مروجہ محفل میلاد

(۱۰) رسائل چاندپوری جلد اول

(۱۱) اظہار حقیقت میں تاخیر جرم ہے

(۱۲) تحذیر الناس ایک مطالعہ

کتابیں منگوانے کیلئے رابطہ کریں: 0312-5860955